عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN
جلد: ۲۸ | ۳ تا ۹/ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷/ اپریل ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۱۳

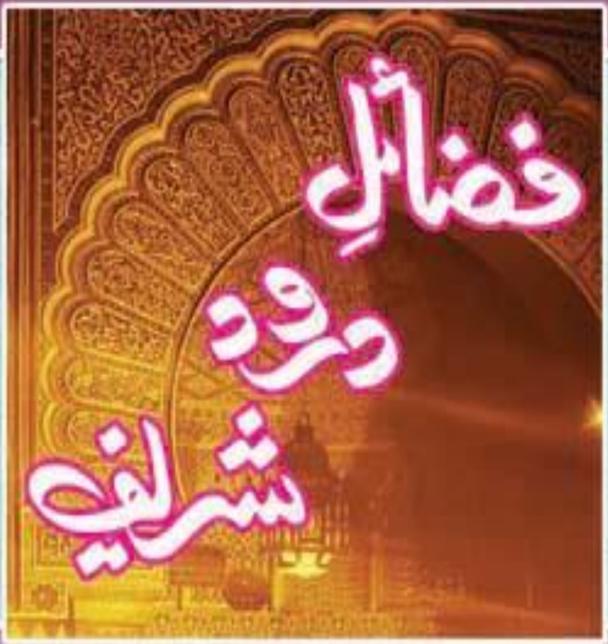

چند مروجہ خیانتوں کی نشاندہی

سعودی قونصل جنرل سے ختمِ نبوّت کے وفد کی مُلاقات

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

بینک سے سود پر پیشگی تنخواہ لینا

حاجی موسیٰ خان، خاران بلوچستان

س:...... میں گورنمنٹ ہائی اسکول قلعہ خاران میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہوں اور اساتذہ کی تنخواہ میرے دستخطوں سے بینک سے نکالی جاتی ہے۔ آج کل ملازمین بینک سے ۱۵ ماہ کی پیشگی تنخواہ لے کر مکان تعمیر کرنا یا قرض وغیرہ ادا کرنا چاہتے ہیں اس رقم پر بینک سود وصول کرتا ہے اور مقامی مفتی صاحب نے بھی اسے سود قرار دیا ہے، میں خود اس قرض کو نہیں لینا چاہتا، میرے ماتحت ملازمین بہ مجبوری یہ قرض لینا چاہتے ہیں جیسے کہ ضلع ہذا کے دوسرے ملازمین نے یہ قرضہ بینک سے لے لیا ہے سوائے میرے، میرے اسٹاف کے ممبران نے ابھی تک اس وجہ سے قرض نہیں لیا کہ میں نے ان کی درخواست پر جو D.D.O کی ذمہ داری لگائی جاتی ہے دستخط نہیں کئے، اب میں جناب سے شریعت کی رو سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میں ان ملازمین کی درخواست پر دستخط کردوں تو میں اس گناہ میں شامل ہوں گا یا نہیں؟ کیونکہ ملازمین کو بہت سمجھایا ہے کہ یہ حرام ہے مگر وہ دوسرے محکموں کے ملازمین کا حوالہ دے کر مجھے مجبور کر رہے ہیں، لہٰذا شریعت کی رو سے فیصلہ صادر فرمائیں۔

ج:...... آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ملازمین کا حکومت سے سودی قرض لینا اور حکومت کا قرض دینا آپ کی سفارش پر موقوف نہیں ہے، آپ بحیثیت صدر معلم صرف ان کے حاضر سروس سرکاری ملازم اور معلم ہونے کی تصدیق کرتے ہیں اگر کوئی سرکاری ملازم اور اسکول ٹیچر کسی اور ذریعہ سے اپنا حاضر سروس اسکول ٹیچر ہونا ثابت کردے تو گورنمنٹ اس کو قرض دے دے گی، اگر صورت حال یہی ہے جو میں سمجھا ہوں تو آپ کے دستخط کرنے سے آپ کو گناہ نہیں ہوگا، اور اگر آپ کے دستخط اجرائے قرض کی سفارش کی حیثیت رکھتے ہیں تو آپ دستخط نہ کریں اور سرکاری ملازم کو سمجھائیں کہ خواہ مخواہ سود لے کر اللہ سے جنگ مول نہ لیں۔ واللہ اعلم۔

این آئی ٹی یونٹ میں سرمایہ کاری

محمد سعید، حیدرآباد

س:...... این آئی ٹی یونٹ کے بارے میں علماء کرام کا موجودہ طریقہ کار کے مطابق فتویٰ کیا ہے؟ کیا آج کل اس میں سرمایہ کاری کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر موجودہ کچھ خرابیوں کی نشاندہی بھی فرمادیں تو مہربانی ہوگی۔ تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں تاکہ خود کو سمجھنے اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو سمجھانے میں آسانی رہے۔

ج:...... این آئی ٹی یونٹ کا موجودہ طریقہ کار خالص سودی ہے، اس میں سرمایہ کاری ناجائز اور حرام ہے۔

میں نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب سے جو کہ اس شعبہ سے براہ راست منسلک ہیں، پوچھا تو انہوں نے کہا کہ این آئی ٹی یونٹ کا سرمایہ کاری کا طریقہ کار اسلامی مضاربت سے مختلف اور خالص غیر شرعی ہے، اس لئے اس میں سرمایہ کاری نہ کی جائے۔ واللہ اعلم۔

دین داری اور تقویٰ سب سے مقدم ہے

صغیر حسن خان، کراچی

س: آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر اگر لڑکی نکاح کرے تو لڑکے کے خاندان کا ہم پلہ ہونا ضروری ہے گویا ہم پلہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت بلال کا مقام قریش کے کسی مسلم سردار سے کم تھا کیونکہ ایک غلام کس طرح سردار قریش کے برابر ہوسکتا ہے، اس طرح غریب کو امیر پر گورے کو کالے پر حسب ونسب پر فوقیت حاصل رہے گی؟

ج:...... دین داری اور تقویٰ سب سے مقدم ہے، اس لئے غیر سید دین دار سب کا ہم پلہ ہے حتی کہ کسی سید کا بھی۔ حضرت بلالؓ چونکہ اولوالعزم صحابی رسول تھے، اس لئے وہ سب کے ہم پلہ تھے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۸ ۳تا۹/ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷/اپریل ۲۰۰۹ء شمارہ:۱۳

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

اللہ رسول کی توہین کی دلخراش واردات	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
سعودی قونصل جنرل سے ختم نبوت وفد کی ملاقات	۷	* * * *
چند مروجہ خیانتوں کی نشاندہی	۹	مولانا محمد عاشق الٰہیؒ
مسلمانان عالم... داخلی مسائل و مشکلات	۱۳	حبیب الرحمٰن اعظمی جمعیت علماء دیوبند
بھائی صاحبؒ کی رحلت	۱۷	مولانا سعید احمد جلال پوری
قادیانی دجل و فریب!(۳)	۱۹	* * * *
حضرت مولانا شیخ معزالحق	۲۱	سید عبدالرشید
فضائل درود شریف	۲۲	ملک خالد مسعود
گلدستہ	۲۳	حافظ محمد سعید لدھیانوی
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرتعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی کا بیان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُنیا سے بے رغبتی حلال کو حرام کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ دُنیا سے اصل بے رغبتی یہ ہے کہ تمہیں ایسی چیز پر جو تمہارے قبضے میں ہے، زیادہ اعتماد نہ ہو بہ نسبت اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے، اور یہ کہ جب تم کو کوئی مصیبت پہنچے تو (اس پر ملنے والے ثواب کے پیشِ نظر) تمہیں اس کے (زائل ہونے کی بہ نسبت) اس کے باقی رہنے کی زیادہ رغبت ہو۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۵۷)

زہد فی الدنیا سے مراد ہے دُنیا سے بے رغبتی ہونا، اور اس کے ساز و سامان، اس کی لذات و شہوات اور اس کے مال و جاہ سے دلچسپی نہ ہونا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تنبیہ فرماتے ہیں کہ صرف دُنیا کی لذات اور مال و دولت سے کنارہ کشی مطلوب نہیں، بلکہ اصل مطلوب دو چیزیں ہیں، ایک یہ کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی ذاتِ عالی پر کامل وثوق و اعتماد اور بھروسہ ہو، جو چیز اپنے ہاتھ اور قبضے میں ہو آدمی اس پر پوری طرح مطمئن ہوتا ہے اور اس کے بارے میں کبھی فکرمند نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک مؤمن کو حق تعالیٰ کی رزاقیت پر اعتماد و توکل کرکے رزق کے معاملے میں پوری طرح مطمئن اور بے فکر ہونا چاہئے، جب تک یقین و توکل اور اعتماد علی اللہ کا مقام راسخ نہیں ہوتا، زہد کی حقیقت حاصل نہیں ہوگی۔ دُوسری چیز جو مطلوب ہے وہ دُنیا سے بڑھ کر آخرت کا یقین ہے، دُنیا میں آدمی کو جو مصائب و حوادث پیش آتے ہیں، آخرت میں ان پر اَجر و ثواب کا وعدہ ہے، اب اگر وہ مصیبت ٹل جائے تو دُنیا کی راحت نصیب ہوئی، اور اگر باقی رہے تو آخرت کا ثواب اور وہاں کی راحت و اطمینان یقینی ہے۔ پس زُہد یہ ہے کہ آدمی کو آخرت کا یقین اور وہاں کے اجر و ثواب کے حصول کا جذبہ ایسا غالب ہو کہ وہ عقلی طور پر مصیبت کے باقی رہنے کو (جو آخرت کی راحت کا موجب ہے) مصیبت کے ٹلنے پر (جو دُنیا کی راحت کا ذریعہ ہے) ترجیح دے، آلام و مصائب سے دل برداشتہ نہ ہو بلکہ اس کو بھی حق تعالیٰ کا عطیہ اور اپنے لئے ترقیٔ درجات کا ذریعہ سمجھے۔

یہاں دو باتیں اور بھی ذہن میں رکھنی چاہئیں:

ایک یہ کہ مصائب و تکالیف پر طبعی تکلیف اور صدمے کا ہونا عبدیت کے منافی نہیں، بلکہ عین عبدیت ہے، اس لئے کہ انسان گوشت پوست ہی کا بنا ہوا تو ہے، لوہے اور پتھر کا بنا ہوا نہیں کہ حوادث سے متأثر ہی نہ ہو، اس لئے حوادث و آفات اور آلام و مصائب سے طبعی تأثر انسانی سرشت ہے، اور پھر حق تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے ان کا نزول ہوتا ہی اس لئے ہے کہ انسان ان سے متأثر ہو، اس کے عجز و ضعف اور بے چارگی و بندگی کا ظہور ہو، اگر انسان کو طبعی کلفت ہی نہ ہو تو نزولِ حوادث کا مقصد ہی فوت ہوجائے۔ بہرحال طبعی رنج و صدمے کا ہونا نہ ممنوع ہے، نہ خلافِ عبدیت ہے، البتہ مؤمن کا قلب عین مصیبت کے وقت بھی عقلی طور پر پُرسکون ہوتا ہے اور یہ حقیقت اس کے قلب کی گہرائیوں میں راسخ ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے اس کے ساتھ جو معاملہ ہو رہا ہے وہ اس کے حق میں سراسر حکمت و مصلحت ہے، اس لئے وہ مصائب سے پریشان خاطر نہیں ہوتا، بلکہ یہ حوادث و مصائب اس کی معرفت و تعلق مع اللہ میں ترقی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

دُوسری بات یہ کہ آفات و مصائب کے ازالے کے لئے جائز تدابیر و اسباب کا اختیار کرنا ممنوع نہیں، بلکہ مأمور بہ ہے، مگر نظر اسباب پر نہیں ہونی چاہئے، بلکہ خالقِ اسباب جل مجدہٗ پر ہونی چاہئے، اسباب کو محض حکمِ خداوندی سمجھ کر اختیار کرے، اور پھر معاملہ کلیتہً اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے۔

"حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ابنِ آدم کا درجِ ذیل چیزوں کے سوا کوئی حق نہیں، ایک مکان جس میں وہ رہ سکے، دُوسرے اتنا کپڑا جو اس کی ستر پوشی کا کام دے سکے، تیسرے روکھی سوکھی روٹی اور پانی۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۵۷)

مطلب یہ کہ انسان کی بنیادی ضرورت بس یہ تین چیزیں ہیں، جو اس کے وجود و بقا کے لئے ناگزیر ہیں، یہ تین چیزیں تو گویا اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے لئے واجب اور ضروری ہیں، جن کی قیامت کے دن بازپُرس نہیں ہوگی، جبکہ یہ چیزیں حلال ذریعے سے حاصل کی ہوں، ان کے علاوہ باقی سب حد ضرورت سے زائد چیزیں ہیں، اگر حق تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے عنایت ہوجائیں تو شکر بجالائے، اور میسر نہ ہوں تو چونکہ کوئی استحقاق تو ہے نہیں، اس لئے اس کو حرفِ شکایت زبان پر لانے کا کوئی حق نہیں۔ نیز اس ارشادِ پاک میں اس پر بھی تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ حد ضرورت سے زائد جتنی چیزیں ہیں وہ لائقِ محاسبہ ہیں، قیامت کے دن حق تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے ان پر بازپُرس ہوسکتی ہے، حق تعالیٰ شانہٗ محض اپنے فضل و احسان سے معاف فرمادیں تو ان کی شان کریمی ہے، ورنہ ایسا کون ہے جو ان نعمتوں کا شکر ادا کرسکے؟ اور قیامت کے محاسبے سے عہدہ برآ ہوسکے؟ اس لئے ان تین بنیادی ضرورتوں سے زائد چیزیں زیادہ سے زیادہ جمع کرنا کمال نہیں (جیسا کہ ہم اپنی کم فہمی کی وجہ سے سمجھتے ہیں) بلکہ اس کی ہوس دُنیا و آخرت میں موجبِ وبال ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں نورِ بصیرت عطا فرمائے اور دُنیا کی حقیقت ہم پر منکشف فرمائے۔ (جاری ہے)

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

اللہ، رسول کی توہین کی دلخراش واردات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

گزشتہ دنوں عمرکوٹ میں میرواہ گورچانی میں اللہ تعالیٰ اور رسول پاک کے ناموں کی توہین کا ایک دل خراش سانحہ پیش آیا، چنانچہ معاصر اخبارات میں ہے کہ:

”میرواہ گورچانی (نمائندہ اسلام) میرواہ گورچانی میں اللہ اور رسول کے اسم مبارک ہولی کے رنگ سے روڈ پر لکھنے کے خلاف ہزاروں شہریوں کا احتجاج اور دھرنا، میرواہ گورچانی کے علاقے سومرا کالونی کے مختلف روڈوں پر اللہ اور رسول کے اسم مبارک ہولی کے رنگ سے کچھ شرپسند عناصر نے لکھ دیے، جنہیں نماز کی ادائیگی کے لئے جاتے ہوئے لوگوں نے دیکھ لیا اور اس کی اطلاع مقامی پولیس کو دی، بعد میں میرپورخاص سے ایس پی او میرپورخاص ایوب داس نے موقع پر پہنچ کر روڈ پر لکھے ہوئے ناموں کا معائنہ کیا جبکہ پولیس نے شک کی بنیاد پر کرشن کولہی سمیت ۱۶ افراد کو گرفتار کرلیا۔ اس واقعہ کی اطلاع تیزی سے پورے علاقے میں پھیل گئی اور لوگ سڑکوں پر نکل آئے، جس کے بعد شہر مکمل طور پر بند ہوگیا اور مشتعل لوگوں نے میرپورخاص اور نوکوٹ روڈ کو ٹائر جلا کر بلاک کردیا۔ بعد ازاں ڈی پی او میرپورخاص منیر احمد شیخ موقع پر پہنچ گئے: جنہوں نے شہریوں کو ملوث افراد کی گرفتاری کا یقین دلاتے ہوئے احتجاج ختم کرنے کو کہا جس کے بعد ۴ گھنٹے بعد شہریوں نے روڈ کو ٹریفک کے لئے کھول دیا۔“ (روزنامہ اسلام کراچی، ۱۲/ مارچ ۲۰۰۹ء)

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے کیا اسباب و محرکات ہیں؟ اور اس کے سدباب کی کیا صورت ہونی چاہئے؟ اس سلسلہ میں نہایت غور و فکر کی ضرورت ہے، ہمارے خیال میں ایسا اس لئے ہورہا ہے کہ ہماری دینی، ملی غیرت سوگئی ہے، ورنہ ناممکن تھا کہ کوئی بدبخت ایسا کرتا اور مسلمان خاموش رہتے، اس لئے کہ جس قوم اور برادری یا ملک و ملت کا اللہ، رسول، دین، مذہب اور شعائر اسلام سے جس قدر محبت و عقیدت کا مضبوط تعلق ہوگا وہ اتنا ہی اس کے بارہ میں حساس ہوگی اور جو قوم و ملت اس معاملہ میں جس قدر حساس ہوگی اتنا ہی اپنے دین، مذہب، شعائر اسلام اور اللہ و رسول کی عظمت و تقدس کی پاس دار ہوگی اور جو قوم، برادری یا ملک و ملت اس بارہ میں جس قدر بے حس یا کمزور ہوگی، اتنا ہی ان کے دین، مذہب، شعائر اسلام بلکہ ان کے خدا اور رسول کی توہین و تحقیر کی جرأت کی جائے گی۔ کیونکہ یہ دو اور دو چار کی طرح، واضح اصول اور کلیہ ہے کہ جس باپ کی اولاد اپنے باپ کی عزت و ناموس کے بارہ میں جتنا حساس اور باغیرت ہوگی، اتنا ہی ان کے

باپ کی توہین وتنقیص سے احتراز کیا جائے گا، اور جس باپ کی اولاد جتنا کمزور، نکمی، بزدل اور نکھٹو ہوگی یا ان کو اپنے باپ کی عزت وناموس سے جس قدر بے اعتنائی ہوگی اتنا ہی ان کے باپ کی توہین وتنقیص کی جائے گی۔

خیرالقرون وربعد کے اسلامی ادوارحکومت میں جب تک مسلمانوں کا اپنے خدا، رسول، دین، شریعت، مذہب، ملت اور شعائر اسلام سے گہرا تعلق تھا، کسی بڑے سے بڑے دین دشمن کو بھی ان کی مقدس ہستیوں کی توہین وتنقیص تو کجا! ان کے بارہ میں تہذیب وادب کے معیار سے گری ہوئی بات کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی، لیکن جب سے مسلمانوں میں دینی اور عملی انحطاط شروع ہوا، اور ان کا اپنے دین ومذہب، اللہ، رسول اور شعائر اسلام سے محبت وعقیدت کا تعلق کمزور ہوا ہے، اس وقت سے اعدائے اسلام، آئے دن اپنی گزگز کی زبانیں نکالے مسلمانوں کے دین ومذہب، قرآن وحدیث اور اللہ، رسول کی توہین وتنقیص میں مصروف نظر آتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے، ایسا اس لئے ہورہا ہے کہ دین دشمنوں کو یقین ہوگیا ہے کہ مسلمانوں کے بڑوں کی دینی، ملی غیرت کا جنازہ نکل چکا ہے، اب وہ اپنے ذاتی مفادات، روٹی، کپڑا، مکان، زر، زمین اور اقتدار وکرسی کے لئے تو لڑ سکتے ہیں، مگر دین ومذہب اور اللہ ورسول کے نام پر ان کے لئے کوئی وقت نہیں ہے، کیونکہ ان کو ان کی ضرورت نہیں رہی، لہٰذا وہ ان کی توہین وتنقیص اور گستاخی وبے ادبی کے خلاف کسی قسم کے ردعمل کو روشن خیالی کے خلاف تصور کرتے ہیں، بلکہ ایسے کسی ردعمل کو تنگ نظری کے مترادف سمجھتے ہیں۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ دین دشمن آئے دن اللہ ورسول کی توہین وتنقیص کرتے ہیں، شعائر اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں اور مسلمانوں کے دین ومذہب کو نشانہ بناتے ہیں، مگر مسلمانوں کے بڑوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی بلکہ ایسے بدباطن گستاخوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔

چنانچہ اس قسم کے گھناؤنے واقعات کی نہ صرف بھرمار ہے بلکہ آئے دن اس قسم کے واقعات اور سانحات رونما ہوتے ہیں اور ان کے مرتکب مجرم بلاخوف و خطر دندناتے پھرتے ہیں، مگر ہمارا ملکی قانون اور ہماری حکومت وعدلیہ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی، اگر کچھ سر پھرے ایسے بدباطنوں کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں تو ان کو بھی تنگ نظری کا طعنہ دے کر خاموش کرادیا جاتا ہے، دیکھا جائے تو ایسی صورت حال ہی عوام کو براست اقدام کرنے اور قانون کو ہاتھ میں لینے پر مجبور کرتی ہے اور ایسے موذیوں اور بدباطنوں کو ٹھکانے لگانے کے واقعات رونما ہوتے ہیں، اگر حکومت وانتظامیہ ایسے بدباطنوں کو قانون کے شکنجے میں کس لے تو قتل وغارت گری اور دنگا وفساد کی نوبت ہی کیوں آئے؟

لہٰذا حکومت وانتظامیہ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ایسے مجرموں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دے اور آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا سدباب کرے۔

اگر خدانخواستہ حکومت وانتظامیہ نے اس معاملہ میں کسی قسم کی سردمہری یا روایتی سستی دکھائی، مجرموں کو قرار واقعی سزا نہ دی اور ایسے واقعات کا سدباب نہ کیا تو یہی ہوگا کہ کوئی باغیرت مسلمان اٹھے گا اور ایسے تمام موذیوں سے اللہ کی زمین کو پاک کردے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے دستِ رحمت سے بندے کی پردہ پوشی فرمائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو اپنے گناہوں کو جانتا پہچانتا ہے (خوف کی حالت میں) جی ہاں! کہہ کر اقرار کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ (کتاب الزہد ورقائق، ص:۵۳)

مولانا سعید احمد جلال پوری

سعودی قونصل جنرل سے ختم نبوت کے وفد کی ملاقات

قادیانی روز اول سے مسلمانوں کے ایمان، عقیدہ اور مفادات پر حملہ آور ہیں۔ ہمیشہ سے ان کی کوشش رہی ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ کی ایجنٹی اور مسلمانوں کی دشمنی کا فریضہ انجام دیں بحمداللہ! اسلامی ممالک میں تو انہیں کھلے عام اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھنے کا موقع نہیں مل سکا، البتہ وہ اسرائیلی گٹھ جوڑ سے مسلمانوں کے خلاف ایک عرصہ سے صف آرا ہیں، قادیانیوں نے اپنی اس پرانی اور قدیم خواہش کی تکمیل کی خاطر یہ حکمت عملی اپنائی کہ ٹریول ایجنسیوں اور ریکروٹنگ کمپنیوں کے ذریعہ قادیانی گماشتوں کو برادر اسلامی ممالک اور خصوصاً سعودی عرب میں بھیج کر اپنے عزائم کی تکمیل کریں، چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ ایک قادیانی کمپنی ٹیکنی میٹ سعودی سفیر کراچی سے مل کر مختلف افراد کو سعودی عرب بھیجے گی۔

چنانچہ اس اندیشے اور قوی امکان کے ساتھ کہ قادیانی اپنے گماشتوں کو سعودی عرب بھیج کر وہاں کا امن وامان تہ وبالا کریں، سعودی حکومت کے راز اسرائیل کو پہنچائیں اور سعودی عرب میں قادیانی دجل وتلبیس کے اڈے قائم کرکے وہاں کے مسلمانوں کے دین وایمان کو غارت کریں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے سعودی قونصلیٹ سے وقت لے کر ان سے ملاقات کی اور ان کو قادیانیوں کے عزائم و ارادوں سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ لوگ نہ صرف ملک وقوم کے دشمن ہیں بلکہ یہ ملت اسلامیہ کے باغی ہیں۔

چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا قاضی احسان احمد اور جناب محمد انور رانا پر مشتمل تھا۔ وفد کی ترجمانی کے فرائض مولانا مفتی مزمل حسین نے سرانجام دیئے۔ وفد کی سعودی قونصلیٹ سے ملاقات اور باہمی تبادلہ خیال کے امور کی رپورٹ ملاحظہ ہو:

اس ملاقات میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے، اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ یہ دشمنان اسلام، اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کس طرح مسلم نوجوانوں کو مخرب اخلاق قسم کے پروگراموں، روزگار، مال ودولت اور دیگر طریقوں سے گمراہ کرکے انہیں قادیانی مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سعودی قونصل جنرل نے بتایا کہ میں خود ذاتی طور پر اور حکومت سعودی عرب اس گمراہ فرقہ کے کفر وضلال اور ان کے انکار ختم نبوت اور ہندوستان اور پاکستان میں ان کے متبعین اور ان کی سرگرمیوں سے نہ صرف اچھی طرح آگاہ ہیں بلکہ ۱۹۷۴ء میں جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا، اس وقت بھی حکومت سعودی عرب نے حکومت پاکستان کے اس فیصلہ کی مکمل توثیق وتصدیق کی تھی اور کسی بھی قادیانی کا داخلہ حرمین شریفین میں ممنوع قرار دے دیا تھا، چونکہ سعودی عرب میں قادیانی نہ ہونے کے برابر ہیں، اس لئے ہم نظریاتی طور پر تو ان کے باطل عقائد سے آگاہ ہیں، لیکن ان کی سرگرمیوں اور طریقہ واردات کے متعلق بہت سی چیزوں کا علم نہیں رکھتے، اس لئے کہ ان کے اور دیگر مسلمانوں کے درمیان ظاہری فرق کی کوئی ایسی علامت نہیں ہے، لہٰذا آپ ہمیں ان کی سرگرمیوں اور مسلمانوں میں سازش اور فتنہ پھیلانے کے طریقہ واردات کے متعلق بتلائیں تاکہ ان کا سد باب کیا جائے۔

سعودی قونصل جنرل کے اس سوال کے جواب میں مجلس کے وفد کے ترجمان مفتی مزمل حسین کاپڑیا نے تفصیل سے بتلایا کہ جب سے قادیانی گروہ کو پاکستانی پارلیمنٹ میں کافر قرار دیا گیا، انہوں نے ساؤتھ افریقہ کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا، لیکن وہاں بھی الحمدللہ! پاکستان کے علماء کی کوششوں سے قادیانیوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا، چنانچہ انہوں نے اب خفیہ طریقہ سے اس بات کی کوشش کی اور طے کیا کہ مسلمانوں جیسے اپنے ناموں کا فائدہ اٹھاکر اپنے آپ کو قادیانی ظاہر کئے بغیر کچھ ایسی کمپنیاں بنائی جائیں جو مسلمانوں میں معاشی، معاشرتی اور سماجی اعتبار سے نفوذ حاصل کرنے کی کوشش کریں، مثلاً غذائی اشیاء کے اعتبار سے تو ان کی سب سے مشہور کمپنی ”شیزان“ ہے، اس کمپنی نے نہ صرف عوام میں بلکہ حکومت پاکستان کے تحت چلنے والے اداروں مثلاً پی آئی اے وغیرہ میں اپنی مصنوعات کی لازمی

فراہمی بعض قادیانی یا قادیانی نواز حکومتی اہلکاروں کے ذریعہ شامل کروادی اور قادیانی مذہب کے اصولوں کے تحت یہ بات قادیانی مذہب کے پیروکاروں کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا دس فیصد حصہ قادیانی مذہب کی ترویج اور تبلیغ کے لئے اپنے مرکز کو بھجوائیں، چنانچہ اس اعتبار سے ایک عام آدمی کی طرح حکومت پاکستان کے بعض ذیلی شعبے بھی قادیانیت کی تبلیغ و ترویج کے لئے فنڈ فراہم کرنے میں شامل ہیں اور سارا فنڈ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔

یہ توان کی سازش مال کی فراہمی کے حوالہ سے ہے جبکہ افرادی قوت کی فراہمی کے حوالہ سے انہوں نے ایسی ٹریولنگ ایجنسیاں اور ریکروٹنگ کمپنیاں قائم کرکے عرب ممالک کے مختلف سفارت خانوں (بشمول سعودی سفارت خانے) سے یہ اجازت نامہ لے لیا ہے کہ وہ مختلف افراد انجینئرز، ڈاکٹرز، کارپینٹرز، میسن اور مزدوروں کی شکل میں عرب ممالک کے لئے افرادی قوت فراہم کریں گے، چنانچہ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک کمپنی ٹیکنی ٹیسٹ (TECH-NI-TEST) کے نام سے قائم کی ہے، جو مذکورہ بالا شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو اسلامی ممالک اور خصوصاً سعودی عرب میں بھیجے گی۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ کمپنی مسلمانوں کی شکل میں مندرجہ بالا شعبوں میں قادیانی افراد کو ترجیح نہیں دے گی؟ یقیناً وہ ایسے ہی قادیانی افراد کو ترجیح دے گی جو عرب ممالک اور خصوصیت کے ساتھ سعودی عرب میں بظاہر ایک ڈاکٹر، انجینئر اور مزدور کی حیثیت سے کام کریں، لیکن فارغ اوقات میں اور پردہ قادیانیت کی تبلیغ اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے کام کریں۔ یہ صرف دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت ہے، اس لئے کہ پچھلے سالوں میں قادیانیوں کا ایک گروہ جن کی تعداد ایک سو بتلائی جاتی ہے اور اس میں مرد اور عورتیں سب شامل تھے، جدہ اور سعودی عرب کے دوسرے شہروں میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہوئے پکڑا گیا اور ملک کے تقریباً تمام اخبارات نے اس خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا۔

قادیانیوں کے گروہ اور ان کے خاندانوں کو سعودی عرب جیسے ممالک میں بھیجنے کا مکروہ فعل مذکورہ بالاقسم کی ٹریولنگ ایجنسیوں اور ریکروٹنگ کمپنیوں نے انجام دیا اور ان کمپنیوں کے قادیانی ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ قادیانیوں کے رسالوں میں اپنے اشتہارات چھپواتے ہیں۔

ایک صحیح العقیدہ مسلمان اپنی کمپنی کا اشتہار قادیانیوں کے رسالہ میں دینے پر موت کو ترجیح تو دے گا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو ایذاء پہنچانے کی جرأت کرے گا۔

آخر میں وفد کی ترجمانی کرتے ہوئے مولانا کاپڑیا صاحب نے سعودی قونصل جنرل سے یہ درخواست کی کہ یہ ہم سب کا اور خصوصیت کے ساتھ سعودی سفارت خانے اور قونصلیٹ کا فریضہ ہے کہ وہ علماء پاکستان اور خصوصیت کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین و اہلکاروں سے رابطوں کے ذریعہ اس گروہ پر کڑی نظر رکھیں اور ان کی مصنوعات کا سعودی عرب میں داخلہ بند کروائیں ورنہ براہ راست نہ سہی، بالواسطہ طور پر ان کی مصنوعات کے زر مبادلہ سے حاصل ہونے والی اربوں کی دولت سے دس فیصد رقم ان کی ارتدادی سرگرمیوں پر صرف ہوگی۔

نیز ایسی تمام قادیانی کمپنیوں کو بلیک لسٹ قرار دیا جائے جو نہایت عیاری سے اپنے گماشتے سعودی عرب میں بھیج کر وہاں ارتدادی تحریک کو پروان چڑھا کر وہاں کے امن و امان کے نظام کو درہم برہم کرنے اور یہودی تسلط کو قائم کرنے کے عزائم رکھتی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے سعودی قونصل جنرل کو ایسی تمام قادیانی کمپنیوں اور مصنوعات کی فہرست مہیا کی جو اسلام اور مملکت اسلامی کے لئے خطرہ کا الارم ہیں اور ان کی راہ روکنا اسلام، مسلمانوں اور ارض مقدس کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔

سعودی قونصل جنرل نے اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ہر قسم کے تعاون کی پیش کش کی اور وفد کی جانب سے پیش کی جانے والی فہرست میں شامل ان کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی یقین دہانی کروائی جس سے مسلمانوں اور خصوصاً سعودی عرب کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

☆☆.........☆☆

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

چند مروجہ خیانتوں کی نشاندہی

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

جو لوگ تجارت، زراعت، صنعت وحرفت اور ملازمت میں لگے ہوئے ہیں، وہ ان امور کو جانتے ہیں جو روزمرہ کی زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں اور ان میں خیانت ہوتی رہتی ہے، مفتی اور مولوی کو ان چیزوں کا بہت سے بہت اجمالی علم ہوسکتا ہے لیکن خیانتوں کی تفصیل وہی لوگ زیادہ جانتے ہیں جو اس کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اور اپنے کو نیک بھی سمجھتے ہیں، خیانت کرنے سے ان کے خیال میں دین و ایمان میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱:...... جو لوگ حکومت کے کسی بھی محکمہ میں ملازم ہیں یا کسی ادارہ یا فرم یا دکان میں انہوں نے اصول وقواعد یا معاملہ اور معاہدہ کے مطابق جتنا وقت دینا طے کیا ہے، اس وقت میں کمی کرنا اور تنخواہ پوری لے لینا یہ خیانت ہے۔

۲:...... جو لوگ اجرت پر کسی کے ہاں کام کرتے ہیں یعنی عمل کرنے کے ملازم ہیں ان کے ذمہ لازم ہے کہ جس کام پر لگایا ہے اسے صحیح کریں اور پورا کریں، اگر غلط کریں گے یا پورا نہ کریں گے تو خیانت ہوگی اور پوری اجرت لینا حرام ہوگی، یہ جو مزدوروں کا طریقہ ہے کہ کام لینے والا دیکھ رہا ہے تو ٹھیک طرح کام کررہے ہیں اور اگر وہ کہیں چلا گیا تو سگریٹ سلگالی یا حقہ پینے لگے، باتیں کرنے لگے، عالمی خبروں پر تبصرہ کرنے لگے، یہ سب خیانت ہے۔

۳:...... جو شخص کسی کام پر مامور ہے اگر مقررہ کام کے خلاف کام کرے گا اور رشوت لے گا تو یہ خیانت ہے۔ رشوت تو حرام ہے ہی تنخواہ بھی حرام ہوگی، چونکہ جس کام کے لئے دفتر میں بٹھایا گیا وہ کام اس نے نہیں کیا (پورے مہینہ میں جتنی خلاف ورزی کی اسی حساب سے تنخواہ حرام ہوگی)۔

۴:...... جو لوگ مکینک ہیں مثلاً لوگوں کی گھڑیاں یا گاڑیاں ٹھیک کرتے ہیں اور اس کی اجرت لیتے ہیں، یہ لوگ بہت زیادہ خیانت کرتے ہیں، ایک شخص گھڑی لے کر گیا اس نے کہا کہ یہ بند ہوگئی ہے، بس جی واچ میکر نے فوراً کہہ دیا کہ اس میں فلاں پرزہ پڑے گا، حالانکہ اسے معلوم ہے کہ اس میں پرزہ کی ضرورت نہیں، ذرا سی مرمت کی ضرورت تھی جو مختصر سے پیسوں میں ہوسکتی تھی، گھڑی ساز نے پرزہ کے بھی پیسے لے لئے اور پرزہ لگائی کے بھی، اسی طرح گاڑیاں ٹھیک کرنے والوں کی حالت ہے کہ کسی کی گاڑی اسٹارٹ ہوتا بند ہوگئی، اس نے لاکر دکھایا تو مکینک جو تھوڑی سی مرمت طلب بات تھی جس سے گاڑی ٹھیک ہوجاتی، گاڑی والے کو وہ نہیں بتائیں گے بلکہ بہت زیادہ خرابی بتائیں گے اور یوں کہیں گے کہ اس میں فلاں پرزہ پڑے گا اور وہ اتنے سو میں آئے گا، اگر پرزہ کی ضرورت نہیں تھی تو یہ خیانت ہے، اور پرزہ لگائی کے پیسے لینا بھی حرام ہے اور اگر پرزہ کی واقعی ضرورت تھی تو اتنی ہی قیمت لے سکتے ہیں جتنے کا اس کو خریدا ہے اس سے زیادہ قیمت لگانا اور گاڑی والے کو زیادہ بتانا اس میں جھوٹ بھی ہے اور خیانت بھی، پھر ایک خیانت اور ہوتی ہے کہ گاڑی والے سے کہہ دیتے ہیں کہ فلاں پرزہ خرید لاؤ اور فلاں دکان سے لانا، چونکہ اس میں مکینک کا دکاندار سے کمیشن مقرر ہوتا ہے اس لئے وہ کمیشن کی رقم بڑھا کر گاڑی والے کو قیمت بتاتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ بازار میں اس کی قیمت یہ ہے، اس طرح سے مکینک اور دکاندار دونوں خیانت کرتے ہیں۔

یہ ہم نے گھڑی اور گاڑی کی اصلاح کرنے والوں کا حال بطور مثال لکھ دیا ہے، اب تو مشینری کا زمانہ ہے ہر طرح کی مشینیں استعمال ہوتی ہیں اور خراب ہوتی رہتی ہیں، مرمت کرنے والوں کے پاس جاتی ہیں، وہ مشین کی تو مرمت کرتے ہیں صاحب مشین کی بھی مرمت کردیتے ہیں۔

۵:...... بعض لوگ مختلف اداروں اور کمپنیوں کے معتمد ہوتے ہیں، اداروں اور کمپنیوں کے مالک انہیں ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے بھیج دیتے ہیں، وہ جہاں سے خریداری کرتے ہیں، ان سے ۸۰ روپے کا مال خریدتے ہیں اور ۱۰۰ روپے کی کیش میمو بنوالیتے ہیں، بیچ میں بیس روپے کھاجاتے ہیں، یہ بطور مثال ہے اب ۸۰ اور ۱۰۰ کہاں؟ سینکڑوں اور ہزاروں کا ہیر پھیر ہوتا ہے، اس میں دونوں خیانت کرتے ہیں جو کمپنی کی طرف سے خریدنے گیا وہ بھی اور جس نے غلط کیش میمو بنایا وہ بھی۔

۶:...... بعض ملازمین کو حکومت کی طرف سے یا دیگر اداروں کی طرف سے یہ سہولت دی جاتی ہے کہ وہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا علاج متعلقہ اداروں کے خرچ پر کرا سکتے ہیں یا کسی مخصوص دکان سے دوا لے سکتے ہیں، اب ہوتا یہ ہے کہ ڈاکٹر بھی بغیر مرض کے دوا کی پرچی لکھ دیتا ہے اور میڈیکل اسٹور والا ڈاکٹر کی لکھی ہوئی پرچی پر مہر لگا دیتا ہے، حالانکہ نہ علاج کی ضرورت تھی نہ دوا کی تینوں اشخاص متعلقہ ادارہ سے رقم لے کر بانٹ لیتے ہیں، یہ سب خیانت ہے۔

۷:...... درزیوں کے پاس لوگ کپڑا لے کر آتے ہیں جو کپڑا ضرورت سے زائد ہو یہ لوگ رکھ لیتے ہیں، جو سلوانے کے لئے لایا تھا اسے نہ واپس کرتے ہیں نہ بتاتے ہیں، یہ بھی خیانت ہے۔

۸:...... بہت سے لوگ جھوٹ بول دیتے ہیں کہ یہ کپڑا یا یہ چیز جاپان کی یا چائنا کی یا امریکا کی بنی ہوئی ہے اور اس طرح زیادہ پیسے لے لیتے ہیں، اس میں جھوٹ بھی ہے خیانت بھی ہے، کارخانہ دار بھی خیانت کرتے ہیں یعنی کپڑا پاکستان میں بناتے ہیں اور اس پر مثلاً (Made in Japan) کی مہر لگا دیتے ہیں، یہ بھی خیانت ہے۔

9:...... بہت سے لوگ خواہ مخواہ جھوٹ موٹ اپنے کو کسی ادارہ کا ذمہ دار ظاہر کر دیتے ہیں، مہر اور پیڈ بنا لیتے ہیں اور رسید بکیں چھاپ لیتے ہیں پھر عوام سے اور عوامی اداروں اور انجمنوں سے رقم حاصل کر لیتے ہیں، یہ بہت بڑی خیانت ہے پھر اس میں زکوٰۃ کی رقوم بھی ہوتی ہیں، اداروں یا انجمنوں کو جن لوگوں نے زکوٰۃ کی رقم دی ہے یا حکومت نے زبردستی کاٹ لی ہے اس زکوٰۃ کو شریعت کے اصول کے مطابق مصارف زکوٰۃ میں خرچ نہ کرنا قرآن کی بھی خیانت ہے اور ان لوگوں کی بھی جن سے زکوٰۃ کی رقوم وصول کی ہیں، زکوٰۃ کی رقوم وصول کرنے والے اداروں اور انجمنوں کے ذمہ داروں پر لازم ہے کہ مستحقین زکوٰۃ کی تحقیق کر کے شریعت کے مطابق مال خرچ کریں ورنہ یہ صدر اور سیکریٹری اور ممبر بننا اور زکوٰتیں وصول کرنا آخرت میں وبال بنے گا، یہ بات بھی سننے میں آتی ہے کہ حکومت یا دوسرے ادارے زکوٰۃ کی رقوم وصول کر لیتے ہیں جعلی مدرسوں کے نام نہاد ذمہ داروں سے ایک لاکھ کی رسید پر دستخط کرا لیتے ہیں اور دیتے ہیں ۸۰ ہزار، لینے والے اور دینے والے کتنے بڑے خائن بنتے ہیں؟

۱۰:...... حکومتوں کا یہ طریقہ ہے کہ محض اپنی پارٹی مضبوط کرنے کے لئے اور آئندہ الیکشن جیتنے کے لئے بلاضرورت اور خواہ مخواہ وزیر، نائب وزیر، مشیر اور بعض کمیٹیوں کا چیئرمین بناتی ہیں، پھر ان لوگوں کے لئے کوٹھی بنگلہ گاڑی کا بندوبست کیا جاتا ہے، حکومتیں ڈرائیور اور پیٹرول کا انتظام کرتے ہیں اور ساتھ ہی بھتہ بھی دیتی ہیں اور یہ سب متعلقہ ملک کے بیت المال سے خرچ ہوتا ہے جو بہت بڑی خیانت ہے۔

۱۱:...... کوئی مریض اگر کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاتا ہے تو وہ پیسے زائد لینے اور دوا بیچنے کے لئے مریض کو وہ مرض بھی بتا دیتے ہیں جو اس کو لاحق نہیں ہوتا اور قصداً و ارادتاً اس مرض کا علاج نہیں کرتے جو مریض کا اصل مرض ہے تاکہ وہ برابر آتا رہے اور اس سے روزانہ پیسے وصول ہوتے رہیں۔

۱۲:...... ڈاکٹروں کا یہ بھی طریقہ ہے کہ بلا ضرورت انجکشن لگا دیتے ہیں اور اس کے پیسے لے لیتے ہیں، یہ انجکشن کیلشیم وغیرہ کا ہوتا ہے جو مضر نہیں ہوتا بلکہ کچھ مفید بھی ہوتا ہے لیکن مریض کے اصل مرض سے اس کا تعلق نہیں ہوتا محض پیسہ حاصل کرنے کے لئے یہ انجکشن لگا دیتے ہیں۔

۱۳:...... ڈاکٹروں کا ایک اور بھی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ چند دوائیں پانی میں گھول کر رکھ لیتے ہیں اور یہ مکسچر ہر مریض کو پکڑا دیتے ہیں، جن کا مریض کے مرض سے کوئی تعلق نہیں ہوتا محض پیسے کمانا مقصود ہوتا ہے، یہ سب خیانت ہے۔

۱۴:...... بہت سے لوگ عملیات کا کام کرتے ہیں، جو مریض آیا اس پر خواہ مخواہ آسیب اور جن کا اثر بتا دیا اور بتا دیا کہ بہت بڑا جن سوار ہے اور اپنے جنات باہر درخت پر بیٹھے ہوئے ہیں وغیرہ وغیرہ، حالانکہ مریض کے مرض کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، کسی عورت کو حیض کے خون کا احتباس ہو جانے کی وجہ سے دورہ پڑ گیا یا کوئی شخص دماغی کمزوری کی وجہ سے یا دماغی توازن خراب ہونے کی وجہ سے گر پڑا یا بے تکی باتیں کرنے لگا، یا کوئی بچہ زیادہ رونے لگا، بس عامل صاحب نے آسیب بتا دیا اور تعویذ یا پلیٹ لکھنے کا سلسلہ چلا دیا، روزانہ تگڑی فیس وصول کرتے ہیں اور مریض کو اور مریض کے رشتہ داروں کو بے وقوف بناتے ہیں، یہ سب خیانت ہے پھر تماشا یہ ہے کہ تعویذ لکھنے کے لئے زعفران منگواتے ہیں اور جو شخص زعفران لایا اس کا تھوڑا سا کام کر کے باقی سب رکھ لیتے ہیں وہ لحاظ میں کچھ نہیں کہتا اور ہر شخص کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں یہ مزید خیانت ہے اور بہت سے لوگ عملیات جانتے ہی نہیں لیکن سستا کاروبار سمجھ کر دھندا لے کر بیٹھ جاتے ہیں، دھوکا اور خیانت سے پیسے وصول کرتے رہتے ہیں، یہ سب خیانت ہے۔

۱۵:...... دہلی کے ایک عامل کا عجیب طریقہ کار معلوم ہوا، جب کوئی شخص اپنی مشکل (دکھ تکلیف) کی وجہ سے حاضر ہوتا تو اس سے کہتے کہ ایک الو لے کر آؤ، الو تو جنگلوں میں ہوتا ہے، بازاروں میں بکتا نہیں، وہ بیچارہ ضرورت کا مارا دریافت کرتا ہے کہ کہاں سے لاؤں؟ عامل صاحب بتا دیتے ہیں کہ فلاں شخص سے لے لینا اس فلاں شخص کے پاس عامل صاحب نے ایک ہی الو پکڑ کر رکھوا رکھا تھا، ضرورت مند جاتا تو وہ قیمتاً تگڑے دام لے کر دے دیتا تھا، جب صاحب

ضرورت عامل صاحب کے پاس لے آتا تو یہ اسے الو بنادیتے، تعویذ لکھنے کے پیسے الگ لیتے اور الو کی جو قیمت وصول کی وہ اپنی جگہ رہی، یہ الو واپس اس شخص کے پاس چلا جاتا، جس کے پاس رکھوار کھا تھا اور آئندہ پھر ہر آنے والے شخص سے الو طلب کیا جاتا۔

۱۶:...... بعض لوگ دکانوں میں کام کرتے ہیں اپنے گھر والوں کو یا تعلقات کی وجہ سے اپنے جاننے والوں کو بلاقیمت یا کم قیمت میں بعض چیزیں دیدیتے ہیں، یہ بھی خیانت ہے۔

۱۷:...... بعض اسکولوں میں یہ طریقہ ہے کہ باہمی مشورہ سے ایک ایک ماہ کے لئے ایک مدرس غیر حاضر ہوتا رہتا ہے اور اس مہینے کی تنخواہ بھی لیتا ہے، چونکہ ہیڈ ماسٹر بھی مشورہ میں شریک ہوتا ہے، اس لئے ہر غیر حاضر کی تنخواہ بھی برابر ملتی رہتی ہے اور حاضری بھی لگتی ہے، اس طرح سب لوگ خائن بنتے ہیں۔

اسکولوں میں پڑھانے والے ماسٹروں کا یہ بھی طریقہ ہے کہ کلاس میں تھوڑے وقت پڑھاتے ہیں اور زیادہ وقت آپس کی باتوں میں اور چائے پینے پلانے میں گزار دیتے ہیں اور بچوں کے اولیاء کو کہہ دیتے ہیں کہ اگر اس کو پاس کروانا ہے تو اسے ٹیوشن پڑھواؤ پھر ٹیوشن پڑھانے والے بھی خود ہی بن جاتے ہیں، اپنے لئے ٹیوشن پڑھانے کا موقع نکالنے کے لئے اسکولوں میں پورے وقت نہیں پڑھاتے، یہ بھی بڑی خیانت ہے۔

۱۸:...... جو لوگ اوقاف کے ذمہ دار ہیں وہ وقف کی جائیداد کو اپنے متعلقین کو معمولی کرایہ پر دے دیتے ہیں جبکہ وہ مکان وغیرہ کسی اور کو دیتے تو بہت زیادہ کرایہ وصول کرتے، اسی طرح اگر اپنے متعلقین میں سے کوئی شخص کرایہ دینا بند کردے یا تھوڑا دے تو اس سے مکان خالی نہیں کراتے، اگر کوئی اور شخص ہوتا تو خالی کروا کر چھوڑتے۔

۱۹:...... وہ لوگ بھی خائن ہیں، جنہوں نے اوقاف کی زمینوں اور جائیدادوں پر قبضہ کر رکھا ہے اور حکومتوں کے قوانین کی آڑ لے کر معمولی سا کرایہ دیتے رہتے ہیں، حالانکہ دور حاضر کے اعتبار سے مقبوضہ مکان وغیرہ بہت زیادہ کرایہ پر اٹھ سکتا ہے، اس طرح قبضہ رکھنا جائز نہیں ہے اور یہ سب خیانت ہے، ناخداترس لوگوں نے آج اوقاف کے اموال پر ظالمانہ قبضے کر رکھے ہیں، ان کی پیش بندی کے لئے فقہائے کرام پہلے ہی یہ بات لکھ گئے کہ اوقاف کی جائیداد کو ایک سال کے لئے کرایہ پر دیا جاسکتا ہے، اس سے زیادہ پر نہیں۔

۲۰:...... بہت سے لوگ یتیموں کے اموال پر قابض ہوتے ہیں، بحیثیت ولی یا متولی کے تصرف کرتے ہیں، لیکن جلدی جلدی اس کو اڑانے کی فکر کرتے ہیں، تکے بے تکے طریقہ پر خرچ کرتے رہتے ہیں، اس میں سے کچھ اپنی اولاد کے نام بھی کردیتے ہیں۔ اس پر تنبیہ فرماتے ہوئے سورۂ نساء میں فرمایا:

''اور یتیموں کے اموال کو فضول
خرچ کرتے ہو اور ان کے بڑے ہوجانے
سے پہلے سبقت کرکے مت کھاجاؤ۔''

یعنی یہ سمجھ کر کہ یہ لوگ بڑے ہوکر اپنا مال طلب کرلیں گے ان کے مال کو نمٹانے کے لئے جلدی مت کرو، ان کے اموال کو فضول خرچیوں میں اور اپنی ضرورتوں میں خرچ نہ کرو۔

۲۱:...... کچھ لوگ یتیموں کے اموال کے متولی ہوتے ہیں، ان کی زمین اور جائیداد کی دیکھ بھال یا ان کے مقدمات کی پیروی کے لئے سفر کرتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ یتیم خانوں یا دوسرے اداروں کے ذمہ دار ہوتے ہیں، جب اپنی ذات کے لئے سفر کرتے ہیں تو تھرڈ کلاس میں جاتے ہیں اور جب متعلقہ اداروں کے لئے سفر کرتے ہیں تو فرسٹ کلاس میں سفر کرتے ہیں اور اعلیٰ سے اعلیٰ ہوٹلوں میں قیام کرتے ہیں اور طعام کے سلسلہ میں بڑے بڑے اخراجات کرتے ہیں، حالانکہ اگر اپنی ضرورت کے لئے جاتے تو تھوڑے سے کرایہ پر رات گزارنے کے لئے جگہ لیتے اور کھانا بھی سستا کھاتے اور بہت سے لوگ تو یہ بھی غضب کرتے ہیں کہ گئے بھی تھرڈ کلاس میں اور ٹھہرے بھی معمولی کرایہ کی جگہ میں اور کھانا بھی معمولی کھایا، لیکن اداروں اور یتیموں کے حساب میں اعلیٰ درجہ کے اخراجات کا واؤچر بنا کر فائل میں چپکا دیا، بلکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کھانا تو مفت میں کھالیا کسی دوست یا عزیز نے دعوت کردی اور اس وقت کے کھانے کے پیسے یتیموں یا اداروں کے حساب میں لکھ دیئے۔

۲۲:...... بعض لوگ ڈرائیور یا کنڈیکٹر ہوتے ہیں یا ریل میں ٹکٹ کی چیکنگ پر مامور ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنے دوست احباب کو مفت گاڑی پر سوار کروالیتے ہیں یا سامان مفت بک کروادیتے ہیں، یہ

انتقال پُر ملال

کراچی... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حلقہ لیر انعم ہومز کے سرگرم کارکن عبید طارق عرف شارق بھائی کی والدہ ماجدہ گزشتہ دنوں تہجد کے وقت وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کچھ عرصہ سے بیمار تھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مولانا محمد اعجاز، مولانا فخر الزمان، مولانا محمد رفیق تونسوی، مولانا ظاہر اللہ خان، مولانا عبداللہ حسن زئی اور مولانا ادریس کشمیری کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکنان ختم نبوت اور عوام الناس بھی جنازے میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ شارق بھائی کی والدہ محترمہ کی کامل مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سب خیانت ہے، بعض ٹکٹ چیکر ایسا بھی کرتے ہیں کہ کسی بغیر ٹکٹ سوار کو پکڑ لیتے ہیں، اس سے پیسے اس اسٹیشن کے سفر سے وصول کرتے ہیں، جہاں سے ریل چلی ہے اور ٹکٹ تھوڑے سے پیسوں کا بنا کر دیتے ہیں اور باقی پیسے خود رکھ لیتے ہیں، یہ بھی خیانت ہے۔

۲۳:...... بعض لوگ ایئر لائنز کے ملازم ہوتے ہیں، سامان تولنے پر مامور ہوتے ہیں، اپنے ملنے والے یا رشتہ داروں کا سامان مفت میں یا جتنا کرایہ واجب ہو اس سے کم میں چھوڑ دیتے ہیں، یہ سب خیانت ہے، سامان بچانے والے اور چھوڑنے والے سب خیانت کرتے ہیں اور بعض لوگ سفارش کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں جب کہ گناہ کی سفارش کرنا اور قبول کرنا دونوں گناہ ہیں۔

ایک بہت بڑی خیانت یہ رواج پذیر ہے کہ جن لوگوں کو حکومت نے آپریٹر بنا رکھا ہے یہ لوگ ضابطہ میں محکمہ ٹیلیفون کے ذمہ دار اور امانت دار ہوتے ہیں، لیکن ہوتا یہ ہے کہ آپریٹر صاحب اپنے رشتہ داروں اور ملنے جلنے والوں اور رشوت دینے والوں سے کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں ماہانہ اتنی رقم دے جاؤ پھر جتنے چاہو فون کرلو اور جہاں چاہو کرو اور جس ملک میں چاہے فون کرو ایک ملک سے دوسرے ملک بلکہ ایک براعظم سے دوسرے براعظم کو معمولی سے پیسوں میں فون کراتے رہتے ہیں اور اپنی مقررہ یا رواجی رشوت لیتے رہتے ہیں، اس میں رشوت ستانی بھی ہے اور خیانت بھی اور محکمہ کا نقصان بھی، رشوت کا پیسہ تو حرام ہے ہی ملازمت کے نام کی تنخواہ بھی حلال نہیں، کیونکہ حکومت نے بٹھایا ہے امانت کے ساتھ مفوضہ کام انجام دینے کے لئے نہ کہ رشوتیں بٹور کر محکمہ کا نقصان کرنے کے لئے، خوب سمجھ لیں دنیا میں ہمیشہ رہنا نہیں ہے یوم الحساب بھی درپیش ہے۔

آخر میں ایک حدیث لکھ کر مضمون ختم کیا جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہو جاتا ہوں:

(۱) جب بات کرو تو سچ بولو۔

(۲) اور جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔

(۳) اور جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو۔

(۴) اور اپنی شرم گاہوں کو محفوظ رکھو۔

(۵) اور اپنی آنکھوں کو پست رکھو (جہاں دیکھنا منع ہے وہاں نظر نہ ڈالو)۔

(۶) اور ظلم اور زیادتی سے اپنے ہاتھ کو روکے رکھو۔ (البیہقی فی شعب الایمان فی المشکوٰۃ المصابیح ص:۴۱۵)

حقیقت میں بات یہ ہے کہ تقویٰ اور فکر آخرت ہی اصل چیز ہے، یہ دونوں نہیں تو زندگی سراپا گناہگاری بن جاتی ہے۔ ☆☆

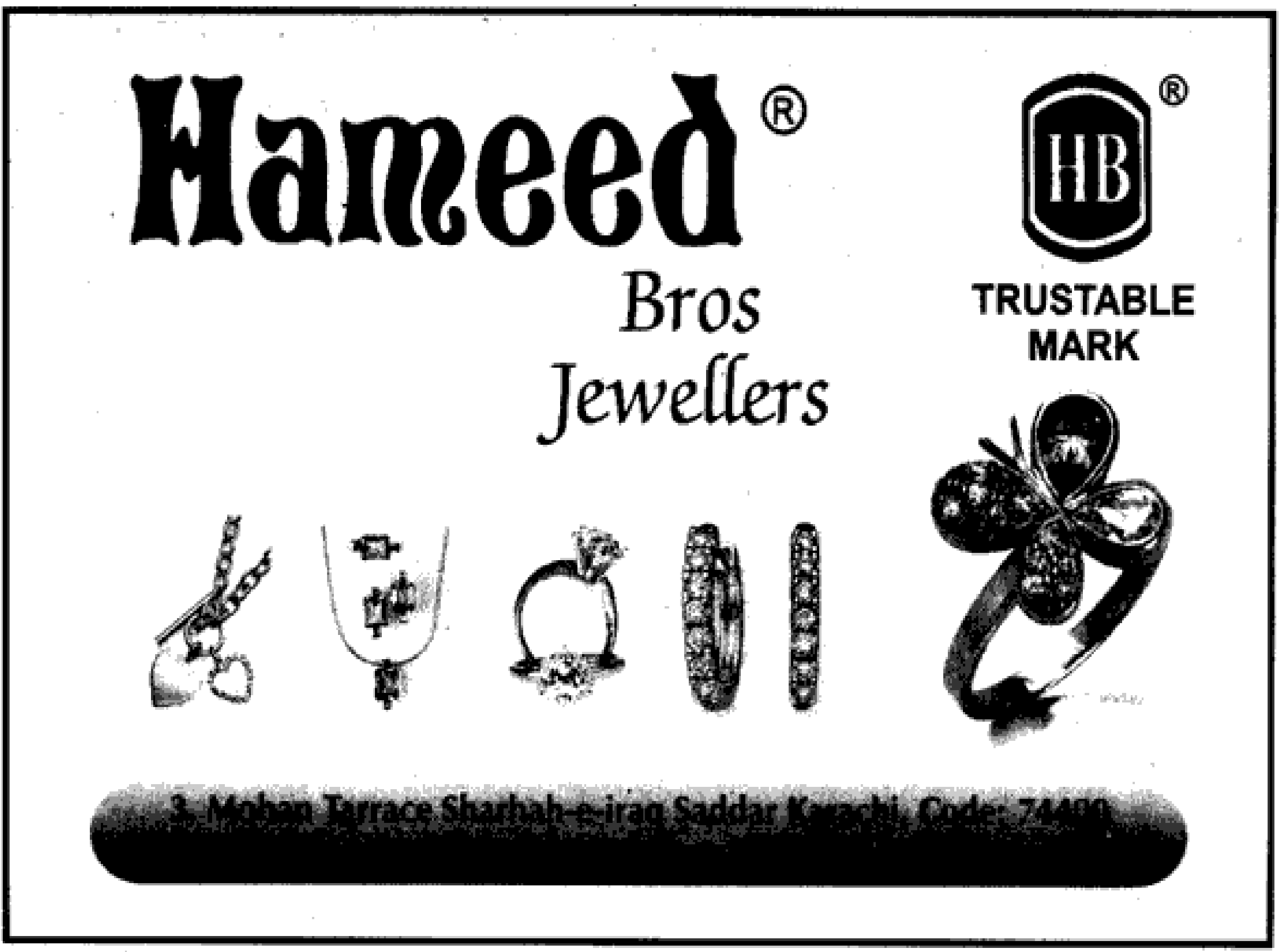

مسلمانانِ عالم کے داخلی مسائل و مشکلات

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دارالعلوم دیوبند

آج سے تقریباً چودہ سو برس پہلے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی قوم کی تشکیل کی تھی جس کو خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور سیرت طیبہ کی شکل میں انتہائی روشن اور نورانی شاہراہ پر چھوڑا تھا، جس کے متعلق خود اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''لیلها کنهارها'' اپنے ابتدائی دور میں یہ قوم اس شاہراہ پر اس طرح چلی کہ دنیا بھر کی کامیابیاں اس کے قدم بوس ہوئیں، لیکن رفتہ رفتہ اس قوم نے اس شاہراہ سے انحراف کیا اور اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرتے ہی دنیاوی مسائل و مشکلات نے دبوچنا شروع کیا اور اب یہ قوم مصائب کے گھیرے میں ہے۔

عصر حاضر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل و مشکلات بہت ہیں، طاغوتی لشکر کا حملہ ہر چہار سو سے ہے اور ہم مصائب میں الجھے زندگی گزار رہے ہیں... تو سب سے پہلے ہم ان مسائل و مشکلات کے اسباب تلاش کرتے ہیں، ہم سرسری نظر اپنی زندگیوں پر ڈالیں گے تو مسئلہ ہم پر عیاں ہو جائے گا۔

قرآن و حدیث میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس جہان رنگ و بو میں کوئی چیز از خود اور اتفاق سے نہیں ہوتی بلکہ وہ منجانب اللہ ہوتی ہے اور ظاہر میں اس کے اسباب بھی ہوتے ہیں، جن کو اللہ پاک نے قرآن مجید میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث پاک میں بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

''وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم۔'' (الشوریٰ:۳۰)

ترجمہ: ''اور جو کچھ مصیبت تم کو (حقیقتاً) پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کی بدولت پہنچتی ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

''ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون۔'' (الروم:۴۱)

ترجمہ: ''لوگوں کے اعمال کی بدولت بر و بحر (یعنی خشکی اور تری) غرض ساری دنیا میں فساد پھیل رہا ہے (اور بلائیں وغیرہ نازل ہو رہی ہیں) تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو بعض اعمال کی سزا کا مزہ چکھا دے شاید کہ وہ اپنے ان اعمال سے باز آجائیں۔''

اس قسم کے مضامین قرآن میں بہت جگہ ہیں، پہلی آیت کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس آیت کی تفسیر میں تجھے بتاتا ہوں، اے علیؓ! جو کچھ پہنچے، مرض ہو یا کسی قسم کا عذاب ہو یا دنیا کی کوئی بھی مصیبت ہو وہ تیرے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے۔''

(بحوالہ اسباب مصائب اور ان کا علاج ص:۸)

اب ایسی بھی بات نہیں ہے کہ کوئی مسئلہ ہی نہ پیش آئے اور کسی کو کوئی مشکل ہی نہ پڑے، مسائل و مشکلات تو پیش آتے ہی رہیں گے، مشکلات و مسائل کا نام ہی زندگی ہے، ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان زندگی پائے اور مشکلات و مسائل سے دوچار نہ ہو... اور ایمان والا انسان جو اللہ کا سب سے برگزیدہ بندہ ہوتا ہے وہ بھلا رنج و غم سے کیسے بچ سکتا ہے؟ جب کہ ارشاد نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہے:

''ان عظم الجزاء مع عظم البلاء۔'' (ترمذی ۲/۶۴)

ترجمہ: ''بڑی جزا تو بڑی آزمائش کے ساتھ ہے۔''

اہل ایمان ہر دور میں مسائل و مشکلات سے دوچار ہوتے رہیں گے اور ابتلاء و آزمائش کے مراحل ہی زندگی کا لازمی عنصر بنے رہیں گے، تاہم:

''مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے''

عصر حاضر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل و مشکلات دو طرح کی ہیں، ایک تو وہ ہیں جو خود ان کی اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ ہیں، دوسری وہ جو غیروں نے ان کی راہ میں کھڑی کر رکھی ہیں، اول الذکر کو داخلی مسائل و مشکلات اور دوسرے کو خارجی مسائل و مشکلات سے تعبیر کیا گیا ہے اور ہمارے داخلی مسائل خارجی مسائل و مشکلات کا سبب ہیں، کیونکہ باطل کے سیل رواں میں پہلے اتنی بھی قوت تھی کہ تنکا بہا سکے، مگر جب مسلمانوں نے سفینۂ ملت میں سوراخ کیا اپنے ہی ہاتھوں اپنے پاؤں میں کلہاڑی ماری تو:

’’ثریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا‘‘

مسلمانوں کا اپنے عقیدہ کے مطابق اصل مسئلہ آخرت کے سدھارنے، سنوارنے اور دینی تشخص وامتیاز برقرار رکھنے کا ہے پھر دیگر مسائل ہیں، مسلم معاشرہ کے مسائل ومشکلات کی آگ کی تپش محسوس کر کے ہی ہمارا ادراک صحیح منزل تک پہنچ سکتا ہے اور مسائل ومشکلات کے صحیح ادراک کے بعد ہی کوئی صحیح حل پیش کیا جاسکتا ہے۔

مسلم معاشرہ میں مسائل ومشکلات جراثیم کے مانند پھیلے ہوئے ہیں اور ہمارا سماج گوناگوں مسائل اور اعتقادی وعملی پیچیدگیوں سے بھرا ہے، جن کو ہمیں سمجھنا ہوگا، اس وسیع موضوع پر مجموعی طور پر اور الگ الگ اجزاء پر کتب موجود ہیں۔

ہم ذرا غور کریں، مسائل کو پہچانیں اور اپنے حالات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ہم تعلیمی، تہذیبی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی اور معاشی، الغرض ہر اعتبار سے پستی میں ہیں، بے دینی اس قدر عام ہے کہ ہم سے دین داری کا شائبہ بھی ختم ہورہا ہے اور ہم میں مغرب کا زہر سرایت کر رہا ہے، دیکھ لیں! کتنے مسلمان ایسے ہیں جن کے چہرے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی سنت باحترام باقی ہے یا بالکل چٹ...! چہرہ اور وضع قطع سے تو مسلمان کی پہچان دشوار ہوگئی ہے، داڑھی رکھنا شعائر اسلام میں سے ہے اور شعائر اسلام کو بالائے طاق رکھ کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتوں کو چھوڑ کر ہم کبھی چین نہیں پاسکتے، کتنے افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ دعویٰ ہے مسلمان ہونے کا اور مسلم صفات سے آزاد، دعویٰ ہے عشق رسول ہونے کا اور محبوبؐ ہی کے طور وطریق جو اسوۂ حسنہ ہمارے لئے نمونہ ہیں، انہیں سے بیزاری... اللہ اکبر! یہ کیسا بگاڑ ہے...!!

آج ایک مسلمان لباس غیروں جیسا پہنتا ہے، غیروں کا کلچر اپناتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ توڑ کر طریقہ یہود ونصاریٰ اس کو بھاتا ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ ہم غیروں کے ہاتھ بک گئے اور کوئی وقعت نہ رہی۔ آج بھائی، بھائی کے خون کا پیاسا ہے، پڑوسی، پڑوسی سے نالاں ہے، شکوہ ہے کہ اولاد ناکارہ اور آوارہ ہے، عورتوں کے حقوق ادا نہیں کئے جاتے، لڑکیوں کا حق مارا جاتا ہے، چھوٹے بڑے کی تمیز ختم ہوتی جارہی ہے، بے ایمانیاں اور معاملات کا بگاڑ اپنی انتہا پر ہے، بے دینی اور بدکرداری بالکل عام ہے، مسجدیں نمازیوں سے خالی ہیں، صفیں مسجود حقیقی کی بارگاہ میں سجدہ ریز جبیں کو ترس رہی ہیں، اہل علم، جذبہ عمل سے عاری، تعلیم وتعلم، خلوص وللہیت سے خالی، ہماری وضع قطع ایسی کہ شناخت کرنا دوبھر، کون مسلمان ہے کون نہیں؟ کوئی امتیاز نہیں:

’’چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی‘‘

ہمارا رویہ نماز کے متعلق بہت زیادہ افسوسناک ہے، نماز جو فرق بین الکفر والاسلام ہے، جو ایمان کی علامت ہے غور کریں کتنے مسلمان نماز کی پابندی کرتے ہیں؟ اسی طرح کتنے دوسرے ارکان پر عمل کرنے والے ہیں، اسی سے ہم تمام دینی احکام کا اندازہ کرسکتے ہیں... فریضہ دعوت ہم سے چھوٹ رہا ہے، غیر مسلموں میں تبلیغ دین سے تو ہمارے کان تقریباً ناآشنا ہوچکے ہیں، مسلمانوں کی اصلاح کا بہانہ بنا کر غیر مسلموں تک دعوت دین نہ پہنچانے سے مواخذہ ہوگا، بزرگان ملت اور دانشوران قوم اس مسئلہ پر بھی غور کریں۔

ہمارے آپسی اختلاف و انتشار، ملت اسلامیہ کے لئے اور بھی سوہان روح ہیں، جس اتحاد نے دنیا کو اسلامی طاقت کے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور کردیا تھا، آج اسی اتحاد کو بالائے طاق رکھنے کی وجہ سے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھر چکا ہے، اتحاد اسلامی کا سرچشمہ قرآن حکیم اب بھی ہمیں اپنی تمام تر تاثیرات کے ساتھ اسلامی اتحاد کی دعوت دیتا ہے، دلوں کو جوڑنے اور اخوت ومحبت پیدا کرنے کی سعی پیہم کرتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

’’واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔‘‘

مگر افسوس کہ آج امت مسلمہ نے کلمہ حق کی بنیاد پر اتفاق واتحاد نہیں کیا، ذات برادری کی تفریق کرکے مسلمان خود لہو کے پیاسے بن گئے اور اپنی جمعیت کو پارہ پارہ کرکے جذبۂ اخوت کا قلع قمع کردیا، دیکھ لیجئے! عراق اور فلسطین کے مسلمان خانہ جنگی کی مسموم فضا میں اپنے ہی ہم مذہب سے نبرد آزما ہیں اور اقوام عالم ہمارے کردار سے بھرپور منفعت حاصل کررہی ہے۔

قرآن کریم اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ پرکیف اور پرسوز لہجے میں گویا ہے:

’’واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔‘‘ (الانفال:۴۶)

ترجمہ: ’’اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا فساد مت کرو، ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہوجائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔‘‘

حیرت ہے کہ خدا ہمیں راہ راست پر لانا چاہتا ہے مگر ہم آپس میں نفاق اور نفرت وعداوت کا بیج بورہے ہیں۔

حیرت ہے کہ غیر قوموں میں مختلف فرقے اور ذاتیں ہیں، جن میں اشد ترین اختلاف بھی ہیں، مگر جب اسلام سے ٹکرانا ہوتا ہے تو سب ایک

ہوجاتے ہیں اور ایک مسلمان قوم ہے جسے مدت سے پریشان کیا جارہا ہے اور ظلم وستم کا نشانہ بنی ہوئی ہے، مگر متحد نہیں ہوسکی، اگر ہم اختلاف کی دلدل سے نکل کر اتفاق کے گلشن میں پہنچنا چاہتے ہیں تو ہمیں صرف کلمہ توحید کی بنیاد پر اسلامی اتحاد قائم کرنا ہوگا، رنگ ونسل کے امتیاز کو ختم کر کے ہمدردی اور اخوت کا جامہ پہننا ہوگا، مسلمان کوئی بھی ہو، کہیں کا بھی ہو سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں، ایمان و اسلام کے ناطے ہم سب آپس میں بھائی ہیں، نسل پرستی، قومیت اور وطنیت و علاقائیت کی ضد چھوڑو، یہ ہماری ملتِ اسلامیہ کی بدنصیبی ہے کہ ذاتی مسائل بھی ایک معمہ بن گئے، مسلکی اختلاف کیا چیز ہے؟ دشمن مسلک سے نہیں مذہب سے لڑ رہا ہے، اتحاد اسلامی کی رفعت شان بزبان محسن انسانیتؐ سنئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا لاکھ صحابہ کرامؓ کے جم غفیر کو خطاب کر کے فرمایا:

"کلکم من آدم و آدم من تراب لافضل لعربی علی عجمی ولا عجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی۔"

ترجمہ: "تم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے تھے، کسی عرب نسل کے آدمی کو کسی عجم نسل کے آدمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر، فضیلت صرف نیکی اور اچھائی کی بنیاد پر ہوگی۔"

قرآن آج بھی دلوں کو جوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے، بس ہم قرآنی تعلیمات پر خلوص کے ساتھ عمل پیرا تو ہوں پھر ویسا ہی اتحاد پیدا ہوگا جیسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے مختلف قبائل وخاندان کو کلمہ توحید کی بنیاد پر تیار کر کے قائم کیا تھا۔

مسلم معاشرہ میں ایک جانب دین اور اس کے احکام سے دوری ہے تو دوسری جانب شریعت کی ممنوعات سے قربت، جن چیزوں کو شریعت نے حرام قرار دیا اور جن کے کرنے والوں پر لعنت اور وعید وارد ہوئی ہیں، ان میں کتنے رات دن مشغول اور منہمک ہیں، شراب ہی کو لے لیجئے یہ اُم الخبائث ہے اس میں کسی طرح کی شرکت حرام ہے، شراب پینے والا، پلانے والا، بنانے والے، بنوانے والا، بیچنے وخریدنے والا، لاد کر لے جانے والا جس کے پاس لاد کر لے جائی جائے وہ اور اس کی قیمت کھانے والا، سب بزبان رسالتؐ ملعون ومردود ہیں، اسی طرح سود کا معاملہ ہے، اس کے نہ چھوڑنے والے کے لئے قرآن کریم میں اللہ اور رسولؐ سے جنگ کا اعلان ہے، سود کا سب سے کم درجہ اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے، رشوت کے معاملہ میں راشی اور مرتشی دونوں جہنم میں جائیں گے، یہ عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے، ہم اپنے حالات پر غور کریں، کتنے معاملات میں سودی لین دین کھلم کھلا ہوتا ہے۔ شراب علی الاعلان پی جانے لگی، رشوت کا کاروبار عام ہے، امانت، مال غنیمت کے مثل ہوگئی۔

یہ امت خرافات اور رسوم ورواج میں کھوگئی

آج ہماری آنکھیں سب سے زیادہ ٹی وی اسکرین اور ویڈیو کو پسند کرتی ہیں، اگر کوئی مشغلہ زیادہ محبوب ہے تو وہ صنف نازک سے نظر بازی ہے، اگر ہم زیادہ کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو وہ عریاں فلمی پوسٹر ہیں، آج کل کوئی ایسی بے حیائی کی جگہ نہیں جو مسلمانوں سے خالی ہو، مرد تو مرد عورتیں بھی اس میں مبتلا ہیں، انہیں پردہ کا کوئی اہتمام نہیں، یہ گھروں سے نکلنے کے لئے ضرورت پیدا کرتی ہیں، یہ راستوں پر عام چال نہیں بلکہ ناز سے پہلو بدل کر چلتی ہیں کہ ہرنی بھی شرما جائے، جب کہ قرآن کریم بانگ دہل اعلان کرتا ہے:

"آپ کہہ دیجئے اے محمد! مسلمان مردوں سے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے ستر کی حفاظت کریں اور کہہ دیجئے

آل پاکستان تاریخی ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کی تیاریاں مکمل

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۱/ اپریل ۲۰۰۹ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں منعقد ہونے والی آل پاکستان تاریخی ختم نبوت کانفرنس کی تیاریاں مکمل ہوچکی ہیں، جس میں لاکھوں کی تعداد میں شمع ختم نبوت کے پروانے شریک ہو کر تحفظ ختم نبوت کے پرچم کو بلند رکھنے کے عزم کو دہرائیں گے جبکہ اعلیٰ سطحی قیادت کے فیصلہ کے مطابق مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد سمیت تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام کے فریضہ کا اعادہ کریں گے۔ کانفرنس میں ملک کی تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین مشائخ عظام، سجادہ نشین، ممتاز مذہبی اسکالرز، مبلغین ختم نبوت، سرکردہ علماء کرام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء، نامور صحافی اور دانشوروں سمیت تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام خطاب وشرکت کریں گے۔ کانفرنس کے نگران اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن ثانی کا کہنا ہے کہ کانفرنس کی مکمل کارروائی انٹرنیٹ پر نشر کی جائے گی اور ملک کے طول وعرض سے کارکنان ختم نبوت ریلیوں اور قافلوں کی شکل میں شرکت کریں گے۔ کانفرنس کی رابطہ کمیٹیوں کے ممبران پیر جی محمد رضوان نفیس، قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا میاں عبدالرحمن نے کہا ہے کہ کانفرنس

مسلمان عورتوں سے کہ وہ (بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے ستر کی حفاظت کریں اور اپنا سنگھار (اور زیب وزینت) نہ دکھلائیں۔"

یہی حکم تمام صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ کو تھا، یہی حکم ابوبکرؓ وعثمانؓ وعلیؓ کو تھا، یہی حکم اہل صفہ کو بھی تھا، یہی حکم درس گاہ نبوت کے ہر طالب علم کو تھا اور یہی حکم جو چودہ سو سال پہلے فاطمہ زہراؓ، عائشہ صدیقہؓ کو تھا، بلاکسی تبدیلی کے ہم اور ہماری مائیں بہنیں بھی اسی کی مکلف ہیں، لیکن آہ! وہ قوم جس کا شیوہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تھا، آج وہ خود چاہ ضلالت میں گری ہوئی ہے، ہماری زندگی خرافاتوں کا مجموعہ بن گئی ہے، ناچ گانا، شطرنج وآتش بازی، داڑھی منڈوانا یا ایک مشت سے کم پر کتروانا، انگریزی بال، رسوم نکاح، فضول خرچی بے پردگی، الغرض آج ہم ان خرافات اور رسوم و بدعات کے اس قدر پابند ہیں کہ انہیں حق سمجھتے ہیں، ہم اپنی تنگدستی اور فقر وفاقہ کا رونا روتے ہیں، اپنے اوپر مظالم کی شکایات کرتے ہیں، لیکن اپنے اعمال کی خبر نہیں لیتے، اخلاقی امراض جیسے غلط اخلاق و عادات، رقص وسرود، گانے بجانے، ریڈیو، ٹی وی، سینما آرام طلبی، منکرات ومعاصی، احکام خداوندی کی برسر عام نافرمانی، فسق و فجور اور الحاد و زندقہ پھیلانے والے رسائل وڈائجسٹ کا گھر گھر پھیل جانا، عریانیت و بے حیائی، اسراف وتبذیر، رسوم ورواج، بے عملی اور دین سے دوری، آپس اختلاف وانتشار، غربت و جہالت اور بدتہذیبی یہ ہمارے وہ داخلی خطرات ہیں جو قوم کے قلب وضمیر اور معاشرہ کے رگ وپے میں سما گئے ہیں، یہ ہمارے داخلی دشمن اور داخلی مہلک امراض جو ہمارے انجام اور ہمارے معاشرہ کے لئے دشمنوں کے لشکر جرار سے کہیں زیادہ مہلک، خطرناک اور زیادہ تشویشناک ہیں، ان کی طرف ہماری توجہ مبذول نہیں ہوتی، نہ ہم ان سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے کوئی احتیاطی تدبیر اور موثر اقدام وعلاج کرتے ہیں... حد تو یہ ہے کہ ان داخلی امور میں ہماری بے دینی کی وجہ سے مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے، غیروں کے مسلسل حملوں اور پیہم یلغار کے باوجود ان باتوں میں کمی نہ آنا اور اصلاحی کوششوں کا بارآور نہ ہونا، عصر حاضر کے مسلمانوں کا زبردست المیہ ہے۔

یہ طرز زندگی اور یہ اعمال وحرکات جو ہم نے اختیار کر رکھی ہیں، یقیناً اللہ کی نصرت اور اس کی رحمت و مدد سے محروم کرنے والی ہیں، ہم شیطان کی غلامی میں پھنس گئے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، مصائب وحوادث کی کثرت کا سبب ہے اور اللہ کی اطاعت اور اس کے احکام کی فرمانبرداری دارین کی فلاح کا سبب ہے۔

☆☆..........☆☆

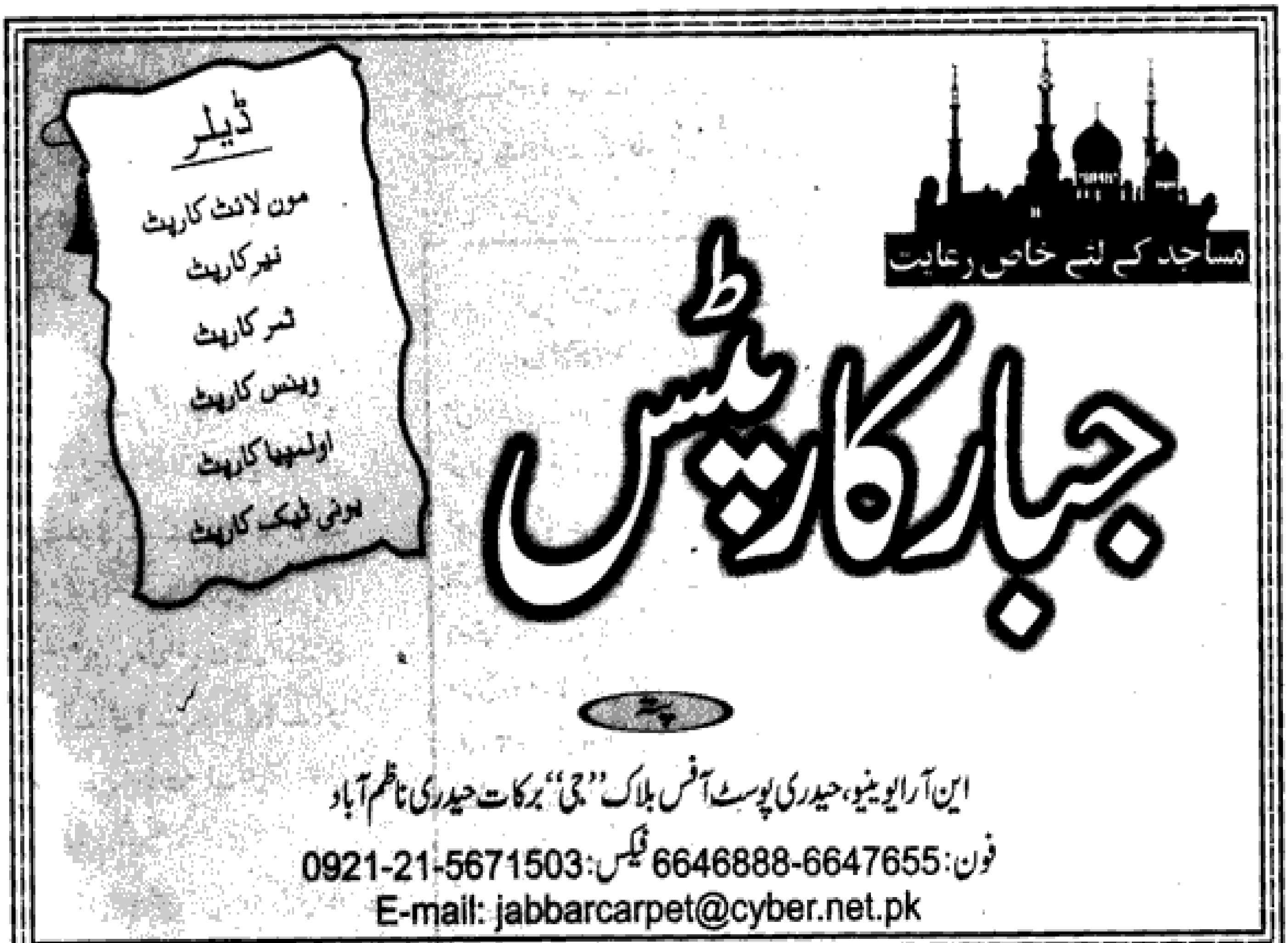

مولانا سعید احمد جلال پوری

بھائی صاحبؒ کی رحلت

۲۵/ فروری ۲۰۰۹ء، مطابق ۲۹/ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ منگل اور بدھ کی درمیانی شب تقریباً ڈیڑھ بجے رات ہمارے برادر کبیر اور خاندان کے بزرگ جناب الحاج جام محمد نواز ڈیڑھ دو ماہ بیمار رہنے کے بعد راہی عالم آخرت ہوگئے۔ اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون۔ إن للہ ما أخذ وللہ ما أعطی وکل شیٔ عندہ بأجل مسمیٰ

بھائی صاحب مرحوم فطری طور پر شریف الطبع، نیک دل اور سادہ انسان تھے۔ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے، البتہ بزرگوں کے صحبت یافتہ ضرور تھے۔ بھرپور جوانی میں حضرت والد ماجدؒ کی تحریک اور توجہ دلانے پر قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ سے بیعت ہوگئے تھے، حضرت بہلوی قدس سرہ کی خدمت میں آمد و رفت کی برکت اور ان کی روحانی مجالس کے فیض سے ذاکر و شاغل تھے اور آپ کی شکل وصورت اور ظاہری وضع قطع پر اپنے شیخؒ کی تربیت کے اثرات تھے۔

چنانچہ حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہ کے خادم خاص اور سفر و حضر میں حاضر باش مولانا غلام مصطفی کی روایت کے مطابق: ایک بار حضرت جام شوق محمدؒ نے اپنے بڑے بیٹے جام محمد نواز صاحب کو حضرت بہلویؒ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا: حضرت! یہ میرا بڑا بیٹا ہے، یوں تو بہت اچھا ہے، خدمت گزار ہے، فرمانبردار ہے، فلاں فلاں صفات کا مالک ہے۔ غرض انہوں نے بہت ہی اچھے الفاظ میں ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ: حضرت سب کچھ ٹھیک ہے، مگر اس میں ایک نقص اور کمی ہے، وہ یہ کہ یہ نماز میں سستی، کاہلی اور غفلت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ حضرت دعا فرمادیں کہ اس کی یہ کوتاہی دور ہوجائے۔ حضرت جام شوق محمد قدس سرہ کی بات پوری ہوتے ہی حضرت بہلویؒ نے فرمایا: "یہ کیسا اچھا ہے، جو نماز میں کاہلی اور سستی کا مظاہرہ کرتا ہے؟" بس حضرت کا یہ فرمانا تھا کہ ان کی سستی، کاہلی اور کوتاہی کافور ہوگئی۔ چنانچہ پھر زندگی بھر نہ صرف یہ کہ نماز میں سستی، کاہلی ان کے قریب نہ آئی، بلکہ ایسے پکے نمازی اور تہجد گزار بنے کہ شاید ہی کبھی کہ ان کی نماز یا تہجد قضا ہوئی ہو۔ ان کے دل میں نماز کی کس قدر اہمیت و عظمت تھی؟ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آخری مرض الوفات میں جب ان کو سرطان کا دورہ ہوتا تو وہ کہا کرتے کہ ایسا لگتا ہے کہ میرا جسم تلوار سے کٹ رہا ہے، مگر نمازوں کے اوقات میں درد کا انجکشن اس لئے نہیں لگواتے کہ کہیں نیند آنے پر میری نماز نہ رہ جائے۔

ان کا معمول تھا کہ آخر شب کو مسجد تشریف لاتے نوافل اور آہ و سحرگاہی میں مصروف ہوجاتے، یہاں تک کہ صبح صادق ہوجاتی، فجر کی نماز پڑھتے ختم خواجگان میں شرکت کرتے، تلاوت کا معمول پورا کرتے اور اشراق کے نوافل ادا فرما کر گھر تشریف لے جاتے۔

ان کی رحلت و وفات کے موقع پر ان سے چھوٹے بھائی الحاج جام علی محمد صاحب گلوگیر لہجے میں فرمانے لگے کہ اب ہماری مسجد ان کی تہجد کی رونقوں اور آہ و سحرگاہی سے محروم ہوگئی۔

موصوف بنیادی طور پر زمیندار اور کاشتکار تھے، تبلیغی جماعت سے وابستہ تھے، تین چلوں کے علاوہ انہوں نے متعدد تبلیغی اسفار کئے۔ علاقہ میں تبلیغی جماعت آتی تو اس کی نصرت، معاونت اور خدمت کرتے۔

بایں ہمہ انہوں نے اپنے آپ کو شتر بے مہار نہیں چھوڑا، بلکہ کسی نہ کسی اللہ والے کے حلقۂ ارادت سے وابستہ رہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہ کی رحلت کے بعد انہوں نے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کندیاں شریف سے بیعت و ارادت کا تعلق استوار کرلیا تھا اور باقاعدگی سے کندیاں شریف اپنے شیخ کی خدمت میں حاضری دیتے اور ذکر و شغل کے اسباق کی تجدید کرتے تھے۔

ان کو اپنے شیخ و مرشد سے سچی محبت اور حقیقی تعلق تھا، چنانچہ آخری مرض الوفات میں جب وہ علاج کے سلسلہ میں کراچی تشریف لائے اور اپنے چھوٹے بیٹے مولوی محمد اشفاق استاذ مدرسہ امام ابو یوسف شادمان ٹاؤن کراچی میں ان کے گھر قیام پذیر تھے، ایک دن راقم الحروف سے فرمانے لگے: حضرت خواجہ صاحب مدظلہ بہت بڑے آدمی ہیں اور انہوں نے ہم پر بہت شفقت فرمائی ہے اور ہمیں بہت کچھ سے نوازا ہے، کسی قدر توقف کے بعد کہنے لگے: انہوں نے زبان سے تو کبھی کچھ نہیں فرمایا، مگر انہوں نے دل سے بہت کچھ فرمایا، اس پر راقم نے عرض کیا: آپ نے کتنا اسباق طے کئے تھے؟ اور کتنا اذکار و مراقبات کئے تھے؟ کہنے لگے: میں تو بے پڑھا اور

جاہل آدمی ہوں، مجھے اور تو کچھ معلوم نہیں، البتہ چار لطائف ارشاد فرمائے تھے اور تین مراقبات، یہ حضرت خواجہ صاحب کی شفقت اور سخاوت تھی کہ ہم نے جب بھی تجدید سبق کی درخواست کی، آپ نے کبھی منع نہیں فرمایا، بلکہ نیا سبق دے دیا۔

اسی مجلس میں روتے ہوئے فرمانے لگے: میں اب معذور ہوگیا ہوں چلنے پھرنے سے قاصر ہوں اور سفر کے قابل بھی نہیں رہا، مگر میں حضرت سے ملنے کے لئے بے تاب اور اداس ہوں، میں ٹھیک ہوتا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا، اے کاش! کہ ان کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکی اور ان کی بیماری اور معذوری بڑھتی چلی گئی، یہاں تک کہ ان کا وقت موعود آن پہنچا اور وہ راہی عالم آخرت ہوگئے۔

ان پر زندگی کے آخری ایام میں خاتمہ بالخیر کی دعا کا غلبہ تھا، چنانچہ وہ ہر آنے جانے والے کو اپنے خاتمہ ایمان کی دعا کا فرمایا کرتے تھے، ایک دن فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا تھا کہ میرا ایمان کہیں ضائع تو نہیں ہوگیا، لیکن اللہ کا فضل ہے کہ اب یقین ہوگیا ہے کہ الحمدللہ میرا ایمان باقی ہے، اکثر وبیشتر جب قبر کا تذکرہ کرتے تو ہچکی بندھ جاتی، چونکہ آپ کو سرطان ہوگیا تھا، اس لئے تکلیف سے بے حد بے چین و مضطرب ہوجاتے ایک دن جب تکلیف ناقابل برداشت ہوگئی تو فرمایا: اے اللہ! میرے حال پر رحم فرما، میری تکلیف رفع فرما اور اب میرا ایمان پر خاتمہ فرما، اے اللہ! مجھ سے ایمان سلب نہ فرما۔

وہ زندگی بھر اپنے آبائی وطن رہے، اب جب ان کو علاج کے لئے کراچی لایا گیا، تو باوجود اس کے کہ ان کو نہیں بتلایا گیا کہ ان کو کیا تکلیف ہے، تاہم ان کو کسی قدر اپنی بیماری کی شدت کا اندازہ تھا، اس لئے چلتے وقت وہ گھر کے تمام ضروری معاملات نمٹا کر آئے تھے اور یہاں آنے کے بعد انہوں نے یہ وصیت بھی فرمادی تھی کہ اگر یہاں میرا انتقال ہوجائے تو میری نعش کو کسی دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے بلکہ یہاں ہی دفن کردیا جائے۔ اس لئے شرعی مسئلہ اور ان کی خواہش کے مطابق انہیں نارتھ کراچی کے محمد شاہ قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔

دنیا کی تکالیف اور امراض واسقام ایک مسلمان کے لئے جہاں کفارہ سیئات ہیں، وہاں عذاب آخرت سے نجات کا ذریعہ بھی ہیں، اس لئے دنیا کی تکالیف چاہے کتنا ہی شدید کیوں نہ ہوں، ایک مسلمان اور مومن کے لئے رحمت سے کم نہیں، کیونکہ یہ آخرت کی تکالیف کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔

نہیں کہا جاسکتا کہ کسی مومن و مسلمان کی تکلیف اس کے رفع درجات کا ذریعہ ہے؟ یا کفارہ سیئات کا؟ بہرحال حضرت بھائی صاحب کی نیکی اور ایمان وعمل کے پیش نظر بظاہر یہی توقع ہے کہ انشاءاللہ اس تکلیف کے باعث ان کے ساتھ رضا و رضوان کا معاملہ ہوا ہوگا۔ انشاءاللہ۔

ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق آپ کو حرام مغز میں سرطان تھا، بہت کچھ علاج معالجہ کیا گیا مگر ان کا وقت موعود آن پہنچا اور وہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ رحلت فرمائے عالم آخرت ہوگئے۔

مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ، دو بیٹے محمد اسحاق، مولوی محمد اشفاق فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ ماشاء اللہ سب بچے اور بچیاں شادی شدہ ہیں، ایک بیٹا، ایک داماد، دو نواسے، دو نواسیاں عالم فاضل ہیں جبکہ کئی نواسے حافظ، قاری اور علوم نبوت کے طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام بچوں اور اعزہ کو ان کے رفع درجات کا ذریعہ بنائے۔

یہ بھی ان کی نیکی اور خوش بختی کی علامت ہے کہ ان کے جنازہ میں طلبہ، علماء اور صلحا کا اجتماع تھا۔ چنانچہ کراچی بھر کے تمام حضرات کی نمائندگی تھی، اس لئے بارگاہ الٰہی سے توقع ہے کہ انشاءاللہ اتنے سارے طلبہ، علماء اور صلحا کی برکت اور طلب مغفرت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی بھر کی کمی کوتاہیوں سے درگزر فرمایا ہوگا، اے اللہ! ان کی مغفرت فرما ان کی سیئات سے درگزر فرما اور ان کے ساتھ رضا و رضوان کا معاملہ فرما، اے اللہ! ہمیں ان کی برکات سے محروم نہ فرما اور ان کے پسماندگان کو ان کے بعد کسی آزمائش وفتنہ میں مبتلا نہ فرما اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمیں اور ان کے لواحقین کو موت، قبر اور آخرت کی فکر اور تیاری کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو دنیا کی غفلت سے محفوظ فرما، آمین۔ ان کی رحلت کے موقع پر جہاں کراچی بھر بلکہ اندرون و بیرون ملک سے تعزیتی ٹیلیفون اور پیغامات موصول ہوئے، وہاں خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ نے براہ راست فون کرکے ان کی مغفرت کی دعا فرمائی اور اس ناکارہ اور خاندان کو پرسہ دیا۔

حضرت بھائی صاحب کی رحلت کے موقع پر بہت سے حضرات اور کرم فرماؤں نے جنازہ میں شریک ہوکر، بعد میں تشریف لاکر دعا فرمائی یا فون پر راقم الحروف اور مرحوم کے لواحقین اور پسماندگان سے تعزیت کی، پرسہ دیا، ان تمام حضرات کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا اس تحریر کے ذریعے اس موقع پر حوصلہ دینے والے تمام حضرات کا اپنی جانب سے اور مرحوم کے پسماندگان کی جانب سے صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے اس موقع پر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے، اسی طرح آئندہ بھی بھائی صاحب مرحوم کو اپنے مخصوص اوقات کی دعاؤں میں فراموش نہ فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں اور کامرانیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

آخری قسط

قادیانی دجل و فریب!

مولانا سعید احمد جلال پوری

رہی یہ بات کہ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو راست باز سمجھتے تھے اور انہوں نے ان کی توہین نہیں کی، اس کے لئے مرزا جی کی درج ذیل دل آزار اور توہین و تنقیص پر مبنی تحریریں ملاحظہ ہوں:

۱:......"پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔" (ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن، ص:۲۸۸، ج:۱۱، حاشیہ ص:۴)

۲:......"ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔" (ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن ص:۲۸۹، ج:۱۱ حاشیہ ص:۵)

۳:......"مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں، کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۵)

۴:......"یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۵)

۵:......"جن جن پیشین گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت تورات میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے، ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۵)

۶:......"اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا میری تعلیم ہے۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۶)

۷:......"آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۶/۱۲)

اس عبارت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے علاوہ حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت بھی لگائی گئی ہے نیز اس میں قرآن مجید کی تکذیب بھی ہے، کیونکہ حقیقی بھائی تو وہی ہوگا جو ماں باپ دونوں میں شریک ہو، لہٰذا یہ نص قرآن کے خلاف ہے اور یہاں عیسیٰ علیہ السلام کے باپ اور مریم علیہا السلام کا خاوند ثابت کیا گیا۔

۸:......"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۶)

۹:......"ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو، یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔" (ص:۷، روحانی خزائن ص:۲۹۱، ج:۱۱)

۱۰:......"مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا، جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۷)

۱۱:......"اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۷)

۱۲:......"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۷)

۱۳:......"آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری (کسبی) کو موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی

کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم، ص:۷/۱۴)

۱۴:...... "مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیؤ، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔" (مکتوبات احمدیہ، ج:۳، ص:۲۱ تا ۲۴)

۱۵:...... "سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم، ص:۷/۱۴)

ان عبارات میں جو عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی گئی ہیں، ان کا جواب مرزا صاحب کی طرف سے جو خود مرزا صاحب نے دیا ہے یہ ہے:

۱۶:...... "اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم، ص:۹، روحانی خزائن، ص:۲۹۳، ج:۱۱)

۱۷:...... "اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا، جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم، ص:۹/۴)

۱۸:...... "پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے، چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم، ص:۹/۶)

اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ آپ کے قادیانی دوستوں نے آپ کو مرزا صاحب کی جو تصویر دکھائی ہے، وہ صحیح ہے یا محض دجل وفریب!

میرے عزیز! یہ مختصر سا جواب اس کا متحمل نہیں کہ اس میں مرزا صاحب کی تمام مغلظات کی تفصیلات درج کی جائیں، اگر تفصیلات دیکھنا ہوں تو حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ کی "مغلظات مرزا" اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تحفۂ قادیانیت جلد اول اور خصوصاً "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" کا مطالعہ فرمالیں۔

تاہم آپ مرزائی دوستوں کو یہ پیشکش کر سکتے ہیں کہ وہ مندرجہ بالا تمام حوالوں کو مرزا صاحب کی اصل کتابوں سے چیک کر سکتے ہیں، اگر ان میں سے کوئی حوالہ غلط ثابت ہو تو وہ پاکستان کی کسی عدالت میں اس کو چیلنج کر کے میرے خلاف ہرجانہ کا دعویٰ کر سکتے ہیں اور عدالت جو جرمانہ طے کرے، میں اس کی ادائیگی کے لئے تیار ہوں۔

مگر میرے عزیز! یہ چیلنج کرتا ہوں کہ قادیانی زہر کا پیالہ پینا تو گوارا کریں گے مگر ان مندرجہ بالا حوالوں میں سے کسی کو چیلنج کرنے کو تیار نہ ہوں گے، اس لئے کہ اندر سے وہ بھی جانتے ہیں اور ان کو بھی یقین ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا، دجال، کافر، مرتد، زندیق اور بدترین گستاخ تھا، اس نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام کو بے نقط سنائی ہیں بلکہ اس نے تو اللہ تعالیٰ کی شان میں بھی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، مگر اس ہوا و ہوس اور دنیاوی مفادات وتعصب کا، جو انہیں حق پر غور وفکر کی اجازت نہیں دیتے، میرے عزیز جیسا کہ میں نے لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرات انبیاء کرام کیا، خود ذات باری تعالیٰ کی بھی گستاخی کی ہے۔

ان تفصیلات کے بعد آپ ہی بتلائیں کہ ایسے میں اگر کوئی مسلمان، مرزا قادیانی اور اس کی امت کے غلیظ عقائد ونظریات کی حقیقی تصویر دکھلاتے ہوئے مسلمانوں کو اس کے گمراہ کن عقائد سے بچنے یا ان سے میل جول نہ رکھنے کی تلقین کرے، تو اس نے کون سا جرم کیا ہے کہ اس کو تعصب کا طعنہ دیا جائے؟

بہرحال اب آپ کا فرض ہے کہ اپنے قادیانی دوستوں کو میرا جواب دکھائیں اور ان سے اس کے جواب کا مطالبہ کریں اور امت کو قادیانیوں کے دجل و فریب سے آگاہ کریں، پھر خود بھی ان سے قطع تعلق کریں اور نوجوان نسل کو بھی ان کے اضلال وگمراہی سے بچائیں، تاکہ کل قیامت کے دن آپ کا باغیان نبوت کے بجائے ناموس رسالت کے پاسبانوں کے ساتھ حشر ہو اور آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا شرف واعزاز حاصل ہو۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

خادم ماجاج: حاجی الیاس غنی

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

ستارا جیولرز

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

حضرت مولانا شیخ معزالحق رحمۃ اللہ علیہ

مختصر حالات

سیّد عبدالرشید

برصغیر ہند کے عظیم علمی مرکز دارالعلوم دیوبند جس سے علوم نبوت کے پھوٹنے والے چشموں سے نہ صرف خزاں رسیدہ چمنستانِ ہند میں تازگی اور اس کے برگ وبار میں بالیدگی پیدا ہوئی، بلکہ اس سے دنیا کا چپہ چپہ فیضیاب ہوا، اسلامی علوم کی محافظ، فرنگی اقتدار وتہذیب کے بڑھتے ہوئے سیلاب بلاخیز کا مقابلہ کرنے والی اس عظیم دینی درس گاہ نے فرزندانِ اسلام اور پرستارانِ توحید پیدا کئے جو آسمان دین و دانش کے ماہ وپروین بن کر جلوہ گر ہوئے اور بت کدہ ہند میں ''چراغ مصطفوی'' بن کر ''شرار بولہبی'' کا مقابلہ کرتے رہے، حضرت شیخ مولانا معز الحقؒ فرزندانِ دارالعلوم دیوبند کی ان ہی سعید ہستیوں میں سے ایک تھے۔

آپ کا اسم مبارک معزالحق تھا۔ دسمبر۱۹۲۲ء میں صوبہ سرحد کے ضلع بگرام تحصیل ناکوٹ کے گاؤں زیزار میں عبدالحکیم کے گھر پیدا ہوئے، آپ بچپن ہی سے بلا کے ذہین وفطین تھے، ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے گاؤں سے کیا پھر باقاعدہ علوم نبوی کے حصول کے لئے برصغیر پاک وہند کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا ۱۹۴۳ء میں حضرت مولانا فخر الدین رازیؒ اور ابراہیم تالویؒ سے اور ۱۹۴۴ء میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ سے سندِ فراغت حاصل کی، آپ کے مشہور اساتذہ میں شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ اور مفتی اعظم ہند مولانا کفایت اللہ دہلویؒ جیسے عظیم ہستیاں شامل ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں حضرت مدنیؒ نے شرف خلافت سے بھی نوازا۔

مولانا ایک درویش صفت، روشن ضمیر انسان تھے، آفتاب علم وعمل تھے اور زہد وتقویٰ کا مینار تھے، آپ بیک وقت عظیم محقق، مدبر، شیخ الحدیث اور عارف باللہ تھے، حضرت مدنیؒ کے خاص خلفاء وتلامذہ میں سے تھے، آپ کو حضرت مدنیؒ سے انتہائی درجہ عقیدت ومحبت تھی، جب بھی حضرت مدنیؒ کا تذکرہ آتا آپ پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی تھی، آپ جامع کمالات تھے، سیاست میں بھی آپ کو ایک مقام حاصل تھا، اور ان کی قیادت پر علاقہ بھر کا حلقہ اعتماد کرتا تھا۔

آپ نے اشارہ غیبی اور منشاء ایزدی کو پاکر اپنی علمی وجاہت اور اخلاص کی بدولت دارالعلوم عربیہ ٹل کی بنیاد رکھی اور اس چھوٹے سے قصبے کے سینے سے توحید و سنت کے مہر تاباں کے طلوع کا سماں پیدا کیا، حضرت ایک ایسی ہستی تھے جنہوں نے دین ومذہب اور خدمت خلق کو اپنی زندگی کا مقصد اور نصب العین بنایا تھا، اپنے اخلاق وکردار سے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا ٹل کو اپنی نگاہ کا مرکز بنانے کی دیر تھی کہ قدرت نے اس علاقہ کی کایہ پلٹ دی۔ دارالعلوم عربیہ ٹل نے بہت جلد شہرت حاصل کرلی، پاکستان اور افغانستان کے طول وعرض سے طلبا جوق درجوق حصول علم کے لئے آپ کے پاس آنے لگے اور آپ کے علمی وروحانی فیض سے سیراب ہوتے رہے۔

حضرت اقدس اگرچہ غیر سیاسی اور خالص خانقاہی وتدریسی آدمی تھے، مگر بایں ہمہ ان کے دور میں اپنے علاقہ کے اعتبار سے ہر تحریک میں خواہ سیاسی ہو یا مذہبی، حسب استطاعت مدد ومعاونت فرماتے تھے اور ہر ایک کا ممکنہ تعاون فرماتے تھے۔ خصوصاً ۳۔۲۰۰۲ء میں فتنۂ فکر شاہ ولی اللہ نامی گمراہ کن تحریک کی سرکوبی اور خاتمہ تک حضرتؒ نے تعاقب کیا اور صوبہ سرحد کے ہر قصبہ وگاؤں میں علماء وطلبا اور عوامی حلقوں میں ان کے غلط عقائد کو عیاں کیا اور ان کے غلیظ مشن وتحریک کو بالآخر سمٹنے پر مجبور کیا تحریک کے گمراہ کن اور کفریہ عقائد پر استاذ محترم مفتی محمد انور صاحب کو کتاب لکھنے کا حکم فرمایا اور حضرت ہی کی سرپرستی میں کتاب شائع ہوئی، بالآخر علم وہنر کا یہ منبع، مرد قلندر، ۳/ صفر ۱۴۳۰ھ بمطابق ۳۰/ جنوری ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ اپنے خالق حقیقی سے جاملے:

دل مایوس میں وہ شورشیں برپا نہیں ہوتیں
امیدیں اس قدر ٹوٹیں کہ اب پیدا نہیں ہوتیں
ہوا ہوں اس قدر افسردہ رنگ باغ ہستی میں
ہوائیں فصل گل کی بھی نشاط افزا نہیں ہوتیں

آپؒ کے شاگردوں کا ایک وسیع حلقہ ہے جن میں مدرس بھی ہیں، مفتی بھی خصوصاً جنگی محاذوں پر کفر کے ساتھ نبرد آزما مجاہد بھی ہیں اور عالمی سطح پر اشاعت دین کا فریضہ انجام دینے والے مبلغ بھی، بڑے بڑے دینی ادارے قائم کرنے والے اور چلانے والے مہتمم بھی ہیں اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز محدث بھی۔

حضرت کے مشہور شاگردوں میں شیر سرحد مولانا محمد امیر المعروف بجلی گھر، شیخ الحدیث امان اللہ امیر جے یو آئی صوبہ سرحد، مایہ ناز خطیب استاذ حدیث مولانا علیم اللہ، شیخ التفسیر مولانا سیّد ولی فاروقی جلال آباد اور سابق طالبان کمانڈر مولانا اختر محمد حاجی شہیدؒ شامل ہیں۔ ☆......☆......☆

فضائلِ درود شریف

ملک خالد مسعود ایڈووکیٹ

درود پاک وہ مقدس عبادت ہے، جس کی وجہ سے بندے پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ درود پاک زیادہ پڑھنے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ درود شریف کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرمائی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو! درود بھیجو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام بھیجو۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر بہت زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور فرشتے اس کے لئے ستر بار دعا کرتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔'' قیامت کے دن زیادہ درود پڑھنے والے شخص کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ: جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ۸۰ مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے کیونکہ کثرت سے درود شریف پڑھنا آپؐ سے محبت کی علامت ہے، جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر کثرت سے کیا جاتا ہے، کثرت سے درود شریف پڑھنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حقوق ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے۔

جو شخص مشکلات یا پریشانیوں میں مبتلا ہو اس کو چاہئے کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے، کیونکہ ایک مرتبہ درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جو شخص کثرت سے درود پڑھے گا، اس پر کثرت سے رحمتیں نازل ہوں گی اور یہ ناممکن ہے کہ اتنی رحمتوں کے نزول سے اس کی مشکلات دور نہ ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن تین آدمی اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کسی کا سایہ نہ ہوگا، ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے، دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے اور تیسرا وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور نہیں جاتی، جب تک کہ اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھو۔

درود پاک کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے فضائل، اس کے برکات اور اس کا تاکیدی حکم جس طرح اللہ پاک کی طرف سے آئے ہیں، اس سے قبل کسی امت اور شریعت میں نہیں ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء میں خصوصی امتیاز عطا فرمایا ہے۔

جہاں درود شریف پڑھنے کے فضائل اور نیکیاں ہیں، وہاں نہ پڑھنے کی وعیدیں بھی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس مجلس میں اللہ پاک اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ ہو، قیامت کے روز وہ مجلس ان لوگوں کے حق میں باعث حسرت ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''بڑا بخیل ہے وہ شخص کہ اس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے ہمارے کچھ فرائض ہیں کہ اللہ کے احکامات کو مانیں، شریعتِ محمدیؐ پر عمل پیرا ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر روزانہ ہوئے کثرت سے درود بھیجیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا دفاع کریں۔

☆☆ ☆☆

گلدستہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال

حافظ محمد سعید لدھیانوی

آپؒ ۶۱ ہجری میں ملک مصر کے شہر حلوان میں پیدا ہوئے، مروان بن حکم کے پوتے اور حضرت عمر بن خطابؓ کی پوتی ام عاصم کے صاحبزادے تھے، علماء کے نزدیک آپؒ پانچویں خلیفۂ ارشد ہیں جن سے انقلاب عظیم ہوا۔ آپ حضورؐ کی زندگی کی مکمل تصویر تھے، آپ نے دو سال کی قلیل مدت میں تمام فتنوں کو مردہ کر کے شریعت کو زندہ کر دیا تھا اور ہر گھر بلکہ ہر گلی اور کوچہ منبع ہدایت اور سرچشمۂ دین نظر آتا تھا، مسلم، تو مسلم بلکہ غیر مسلم بھی آپ کی بے حد تعظیم کرتے تھے۔ ۱۰۱ھ میں زہر کے اثر سے شہید ہوئے۔

آپ کے اقوال سیرت کی کتابوں میں جابجا ملتے ہیں، جو اس لائق ہیں کہ سونے کے حروف سے لکھے جائیں اور زبانی یاد کئے جائیں، ایک مرتبہ آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا:

لوگو! اپنے باطن کی اصلاح کرو ظاہر بھی درست ہو جائے گا، اپنی آخرت کے لئے عمل کرو دنیا میں تمہیں کفایت ہوگی، جان لو کہ موت سب کو آنے والی ہے۔ (ابن عساکر)

صرف صالحین کے اقوال پر عمل کیا کرو وہ تم سے زیادہ اچھے اور زیادہ جاننے والے تھے۔ (کنزالعمال)

جب تم کسی مسلمان سے کوئی بات سنو تو جب تک اس کو اچھائی کا جامہ پہنانے کی گنجائش ہو، برائی پر محمول نہ کرنا۔

مجھے دنیا کا زوال اس سے زیادہ گوارا ہے کہ کسی انسان کا ایک چلو خون بہایا جائے۔

جو شخص لڑائی جھگڑے، غصے اور طمع سے محفوظ رہا، اس نے نجات پائی۔ (کنزالعمال)

اے لوگو! خدا سے ڈرو اور تلاش رزق میں سرگرداں نہ رہو کہ اگر تم میں سے کسی کا رزق پہاڑ کی چوٹی پر یا زمین کی تہہ میں ہوگا تو وہ بھی مل کر رہے گا۔ (حلیۃ ابی نعیم)

گورنروں کو ان کو روانگی کے وقت یہ ہدایت فرمایا کرتے تھے: وہاں کے نیک لوگوں کی سننا اور ان لوگوں کو معاف کرنا، ان کے آگے بڑھنے والوں سے آگے رہنا اور پیچھے رہنے والوں سے پیچھے نہ ہو جانا، ان کے اندر اس طرح رہنا کہ سب لوگ تم تک اپنی آواز پہنچا سکیں۔ (حلیۃ ابی نعیم)

بہت بڑی سمجھداری دو باتوں میں ہے، قناعت کرنا اور لوگوں کو تکلیف نہ دینا۔

عدل یہ ہے کہ چھوٹوں سے بیٹوں کی طرح، بڑوں سے باپ کی طرح، برابر والوں سے بھائیوں کی طرح اور عورتوں سے بلحاظ عمر اسی طرح سلوک کرو، لوگوں کو جرم کے مطابق سزا دو، اپنی ذات کے لئے کسی ایک کو چھڑی تک نہ مارنا عدل ہے۔ (تفسیر ابن ابی حاتم)

شہادت

حضرت خبیبؓ بن عدی نے غزوۂ رجیع میں حارث کو قتل کیا تھا، کفار آپ کو گرفتار کر کے مکہ مکرمہ لے گئے، حارث کے لڑکوں نے آپ کو خریدا، جب سولی دینے لگے تو آپ نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھنے دو، نماز پڑھی اور فرمایا:

"جب میں اللہ کی راہ میں اسلام پر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کچھ پروا نہیں کہ کس پہلو لیٹنا ہوگا اور یہ اللہ کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو ٹکڑے کئے ہوئے اعضا کو مبارک بنائے۔" (بخاری، جلد دوم)

☆☆......☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

خبروں پر ایک نظر

۵۷ ویں ختم نبوت کانفرنس پنو عاقل

پنوعاقل (رپورٹ: حافظ محمد ایاز شیخ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل کے زیر اہتمام ۵۷ ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۴/ مارچ ۲۰۰۹ء بمطابق ۶/ ربیع الاوّل بروز بدھ بعد نماز مغرب شاہی بازار نزد قادریہ مسجد پنو عاقل میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت سندھ کی عظیم روحانی خانقاہ عالیہ قادریہ ہالیجی شریف کے سجادہ نشین اور جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا میاں عبدالصمد ہالیجوی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی اور آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ کے طویل وقت میں عقیدۂ ختم نبوت، مقام رسالت و سیرت طیبہ کے عنوان پر ایمان افروز بیان فرمایا، جب کہ دیگر مقررین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد رضوان سرگودھا، مولانا مفتی عبدالرحیم پٹھان کندھ کوٹ، مولانا نعیم اللہ کوٹ سبزل، مولانا غلام اللہ ہالیجوی اور مولانا محمد حسین ناصر سمیت کئی ایک مقامی علماء کرام نے خطباء عظام بھی شامل تھے جبکہ حافظ محمد امین چوکیروی (سرگودھا) نے بارگاہِ رسالت مآب میں ہدیہ نعت پیش کی۔ مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد رضوان نے اپنے بیانات میں کہا کہ پوری کائنات کی تخلیق کا سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے، اگر آپ تشریف نہ لاتے تو اس کائنات کا وجود ہی نہ ہوتا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، درس و تدریس، پیری مریدی، جہاد و تبلیغ ان تمام کاموں کی اہمیت اور اجر و ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے تحفظ سے مشروط ہے، اگر ہم دوسرے کاموں میں مصروف رہے اور خدانخواستہ ذات نبوی کے تحفظ کے لئے کوئی کردار ادا نہ کرسکے تو ہمیں ڈرنا چاہئے کہ کہیں یہ سب اعمال ہو نیکیاں لپیٹ کر ہمارے منہ پر نہ ماردی جائیں، اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے طلبگار اور خواہشمند ہیں تو ہمیں ناموس رسالت اور ختم نبوت کے دفاع کے لئے اپنی جان و مال، وقت عزت اور آبرو غرض کہ ہر چیز قربان کرنی پڑے گی، رہا مسئلہ قادیانیوں کا تو ہم ان کو بتادینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی دین دشمن سازشوں سے باز آجائیں ہم قادیانیت کا کفر ہر شہر، گاؤں، گلی کوچہ میں بیان کرکے آئین پاکستان کی پاسداری کرکے سچے پاکستانی ہونے کا فرض ادا کررہے ہیں کیونکہ پاکستان کا آئین ہمیں بتاتا ہے کہ قادیانی کافر ہیں، قادیانی چور نہیں بلکہ ڈاکو ہیں۔ کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شبان ختم نبوت پنو عاقل کے تمام مخلص احباب نے دل و جان سے محنت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

علما کرام اور مذہبی اسکالرز، فتنہ غامدیت کا سدباب کریں

لاہور (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا ہے کہ جاوید غامدی جیسے لوگ اپنی ذہنی تراش خراش اور رائے زنی کو دین اسلام کی جدید تشریح و توضیح سے تعبیر کرکے سامراجی ایجنڈے کی تکمیل کررہے ہیں، ان کے خیالات فاسدہ اور تاویلات باطلہ سے قادیانیوں کو خام مال مہیا ہورہا ہے، چرب لسانی، چابکدستی اور چکنی چپڑی باتوں سے دینی اقدار، مذہبی روایات، اسلامی حدود اور شریعت اسلامی کے بنیادی و اساسی علوم کو متنازعہ بنا کر میڈیا کے ذریعے خاص منصوبہ بندی کے تحت پھیلایا جارہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی ذاتی سوچ، ذہنی ابال اور فکر کو ضروریات دین میں داخل کرنے والوں کا محاسبہ و تعاقب کیا جائے، ورنہ پیش آمدہ کیفیت مسلمانوں کے لئے بے حد خطرناک ثابت ہوسکتی ہے، وہ یہاں جامع مسجد سعدی پارک مزنگ میں منعقدہ فکری اور تربیتی ورکشاپ سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر ممتاز روحانی شخصیت محمد رضوان نفیس اور مولانا عزیز الرحمن ثانی کے علاوہ مذہبی و سماجی راہنما بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ غامدی دینی علوم و افکار اور عربی گرائمر کے قواعد و ضوابط سے بے خبر اور نابلد ہے، وہ محض اپنی لفاظی، چالاکی، ذہنی صلاحیت و استعداد اور دھونس اور دھاندلی سے منصوص شدہ مسائل، تعامل امت اور اجماعی مسائل کا تمسخر اڑا کر روشن خیال اور دین سے دور طبقہ کو تو متاثر کرسکتا ہے، مگر صاحب علوم و فنون اور دینی مسائل پر مہارت تامہ رکھنے والوں کو کبھی بھی گمراہ نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ وقت اور حالات متقاضی ہیں کہ علماء کرام، دینی جماعتیں اور مذہبی اسکالرز غامدیت جیسے جدید فتنوں کے خاتمہ و سرکوبی کے لئے منظم و مربوط بنیادوں پر کام کریں۔ ورنہ اسلامی اصطلاحات و عبادات کا ناٹکل استعمال کرکے اپنی ذاتی و شخصی من گھڑت لچر و پوچ باتوں کا تعلق اسلام سے جوڑنے کا سلسلہ جاری رہے گا، جس کا مسلمانوں بالخصوص نوجوان نسل کے ایمان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔

گستاخ رسول شفیق مغل کے خلاف مقدمہ میں گواہ جوڈیشنل مجسٹریٹ ساؤتھ اور تفتیشی افسر عدالت میں طلب

کراچی (عدالتی رپورٹ) ایڈیشنل سیشن جج ساؤتھ محترمہ حفیظہ عثمان نے ملزم گستاخ رسول وقرآن شفیق مغل کے خلاف گواہ مولانا راشد مدنی کو گواہی کے لئے طلب کیا اور ختم نبوت کے وکیل اور قانونی مشیر منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ بھی موجود تھے۔ مولانا راشد مدنی کا عدالت میں بیان ریکارڈ کروایا جس میں انہوں نے کہا کہ میں ۱۰/ دسمبر ۲۰۰۴ء کو اپنے دفتر ختم نبوت واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں تھا کہ صدر تھانے سے فون آیا کہ تھانے آجائیں، میں تھانے میں محمد انور رانا کے ساتھ گیا تو دیکھا کہ وہاں پر ۵ ڈاکٹر صاحبان موجود ہیں اور مولانا محمد اعجاز بھی موجود تھے وہاں پر ملزم شفیق مغل بھی موجود تھا اور بہت سا لٹریچر بھی موجود تھا۔ ڈاکٹر صاحبان نے بتایا کہ ہم جناح ہسپتال میں ایمرجنسی ڈیوٹی پر موجود تھے کہ یہ شخص ایمرجنسی وارڈ میں کچھ لٹریچر تقسیم کررہا تھا تو جب ہم نے لٹریچر پڑھا تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور قرآن پاک کے بارے میں گستاخانہ مواد لکھا ہوا تھا ہم اس کو تھانے لے کر آئے ہیں، جب میں نے اس لٹریچر کو پڑھا تو اس میں واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کے بارے میں گستاخانہ مواد لکھا ہوا تھا اور اس میں یہ لکھا تھا کہ مسیلمہ کذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی تھا، اور بہت سا توہین آمیز مواد لکھا ہوا تھا جو کتابیں ملزم سے برآمد ہوئی ہیں وہ ان کتابوں کا خود پبلشر ہے اور کتاب پر اس کی تصویر بھی ہے۔ اس کے بعد ملزم نے تھانے میں میرے سامنے بھی کہا کہ رسول آخری نبی نہیں ہیں اور قرآن پاک آخری کتاب نہیں ہے اور ملزم کو میرے سامنے تھانے میں گرفتار کیا گیا اور پولیس نے میرا بیان ریکارڈ کیا، گواہ نے ملزم کو عدالت میں پہچان لیا کہ یہی وہ ملزم ہے جس نے ۱۰/ دسمبر ۲۰۰۴ء کو رسول کی شان اور قرآن پاک کے بارے میں گستاخانہ باتیں لکھیں اور کہیں۔ اس کے بعد میرا بیان ۱۵/ دسمبر ۲۰۰۴ء کو جوڈیشنل مجسٹریٹ ساؤتھ نے ریکارڈ کیا اور میں نے یہی بیان زیر دفعہ ۱۶۴ کے تحت دیا مجسٹریٹ صاحب نے میرا بیان ریکارڈ کیا جس پر منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے کورٹ سے استدعا کی کہ مقدمہ کے گواہ جوڈیشنل مجسٹریٹ ساؤتھ اور تفتیشی افسر پولیس کو بلوایا جائے، جس پر عدالت نے ۲۵/ مارچ کو گواہی کے لئے مجسٹریٹ اور پولیس افسر کو نوٹس جاری کردیے اور کارروائی اگلی سماعت تک ملتوی کردی گئی۔ اس سے پہلے اس مقدمے میں ختم نبوت کی طرف سے محمد انور رانا اور مولانا محمد اعجاز کا بیان ریکارڈ ہوا، جس میں انہوں نے کہا کہ یہی وہ ملزم ہے جس سے ۱۰/ دسمبر ۲۰۰۴ء کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کے بارے میں گستاخانہ باتیں اور لٹریچر برآمد ہوا اور تھانے میں بھی اس ملزم نے گستاخانہ الفاظ کہے جناح ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کے ڈاکٹر عارف، ڈاکٹر وقار حسن اور ڈاکٹر عبدالقدیر کا بھی بیان ریکارڈ کیا، جنہوں نے ملزم کو عدالت میں جج کی موجودگی میں شناخت کیا کہ یہ وہی ملزم ہے جس نے توہین آمیز لٹریچر اور زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور جو لٹریچر دیا اس میں اس کا نام لکھا ہوا ہے، اس کی تصویر بھی چھپی ہوئی ہے اور ان کتابوں کا لکھنے والا یہ خود ہے۔ ۱۰/ دسمبر ۲۰۰۴ء کو تھانہ صدر میں ڈاکٹر عارف کی مدعیت میں مقدمہ ۲۱۴/۰۴ زیر دفعہ ۲۹۵-سی تعزیرات پاکستان رجسٹر ہوا۔

حکومت اور حزب اختلاف ملکی و قومی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر قادیانی پالیسیوں کو تحفظ فراہم کررہے ہیں

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد فاروق اعظم قصور پورہ راوی روڈ میں انعقاد پذیر ہونے والی سالانہ ''ختم نبوت کانفرنس'' کے مقررین نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مشتمل کارروائی کو اوپن کیا جائے تاکہ قادیانی الزامات کا سدباب کرکے حقائق کو منظر عام پر لایا جاسکے۔ پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کرکے دینی حمیت و غیرت کا ثبوت دیا تھا اور اس تاریخ ساز فیصلہ پر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی مکمل ترجمانی کی تھی، اب پیپلز پارٹی کے نام پر اقتدار و طاقت حاصل کرنے والے لوگ ان کی یاد میں منعقدہ پروگراموں میں تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے ان کی خدمات کو نظر انداز کرکے بددیانتی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ ۱۱/ اپریل ۲۰۰۹ء کو بادشاہی مسجد میں ہونے والی تاریخی ختم نبوت کانفرنس لاکھوں کا اجتماع ہوگا، اسلامیان پاکستان ملک بھر سے قافلوں کی شکل میں شرکت کرکے ناموس رسالت کے مشن کو زندہ و تابندہ رکھنے کے عزم کو دہرائیں گے۔ کانفرنس کی صدارت پیر جی رضوان نفیس نے کی، کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، اہلسنت والجماعت کے مولانا محمد عالم طارق، پاکستان شریعت کونسل کے قاری جمیل الرحمٰن اختر کے علاوہ مولانا ضیاء الحسن، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور میاں

عبدالرحمٰن سمیت متعدد مقررین نے خطاب کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ پاکستان میں سیاست کو نفرت میں تبدیل کرنے اور تمام تر اختیار کو اپنے پاس رکھنے کے منفی جذبہ سے قادیانی پروگرام مکمل ہوتا نظر آرہا ہے، حزب اختلاف اور حزب اقتدار ملکی و قومی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر قادیانی پالیسیوں کو شیلٹر مہیا کر رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ قادیانیت کی تبلیغ و ترویج کے لئے ملک کے اہم اور حساس عہدے ان کو تفویض کر کے قوم کو قادیانی گرداب میں پھنسایا جا رہا ہے، سرحدی علاقوں میں آئے روز قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں میں اضافہ قابل تشویش ہے کئی لوگ قادیانیوں کے دجل و تلبیس اور مکر و فریب کا شکار ہو چکے ہیں۔ مولانا محمد عالم طارق نے کہا کہ حساس پوسٹوں پر فائز قادیانی غیر محسوس انداز میں اپنے ماتحت ملازمین کو اپنی رہائش گاہوں پر لے جا کر مرزا مسرور کی تقریر سننے پر مجبور کرتے ہیں۔ ہمیں باہمی تعاون و مشاورت سے دشمنوں کی چالوں اور داؤ پیچ کو سمجھتے ہوئے منظم بنیادوں پر لائحہ عمل مرتب کرنا ہوگا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ قادیانیوں کی وکالت و حمایت کا دم بھرنے والے قیامت کے دن مرزا قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم سمجھے جائیں گے۔ قاری جمیل الرحمٰن اختر نے کہا کہ قادیانیوں کے ساتھ معاملات اور اختلاط رکھنا اپنے ایمان کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے، قادیانی اخلاق کے نام پر نفرت اور بدکرداری کو فروغ دے رہے ہیں۔ کانفرنس میں متعدد قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ تمام سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں مرزا قادیانی کے کفر و ارتداد اور زندقہ پر مشتمل حلف نامے کا اندراج کیا جائے تاکہ قادیانی طلبا اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمان طلبا کو گمراہ نہ کر سکیں تعلیمی نصاب میں تردید مرزائیت پر باقاعدہ مضامین شامل کئے جائیں۔ ۲۹۵ سی کے مقدمہ کے اندراج کو ڈی پی او کی انکوائری کی شرط کے ساتھ مشروط کرنے کے طریقہ کار کو ختم کر کے ایس ایچ او کو توہین رسالت کا مقدمہ درج کرنے کا اختیار دیا جائے۔ قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشاکلت و مشابہت کو ختم کیا جائے، قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے، بجلی کے نرخوں میں اضافہ واپس لیا جائے۔ قادیانیوں کو اسلام کی اصطلاحات کے استعمال کرنے سے روکا جائے، کلیدی عہدوں اور حساس آسامیوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے، جہاد کے منکر ہونے کی وجہ سے قادیانیوں کو فوج سے نکال باہر کیا جائے، چناب نگر سمیت پورے ملک میں قادیانیوں کی طرف سے توہین رسالت کے واقعات اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر سخت ایکشن لیا جائے، قادیانی جرائد و رسائل پر پابندی عائد کی جائے۔

سعید آباد بلدیہ ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں سعید آباد سیکٹر ۹ نزد قاضی ہسپتال بلدیہ ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ تلاوت کلام پاک مولانا قاری احسان اللہ فاروقی نے کی جبکہ نعت شریف شاعر ختم نبوت جناب سید سلمان گیلانی نے پیش کی۔ مجلس کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے بیان میں سامعین پر زور دیا کہ تمام مسلمان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اور آپ کے دشمن قادیانی ٹولے سے نفرت کرتے ہوئے ان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد سے آگاہ کریں تاکہ ہمارے نوجوان قادیانی دجل و تلبیس کے جال سے محفوظ رہیں۔ کالجز اور یونیورسٹیوں کے طلبا، طالبات کو قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی ہمیشہ سے ہی مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ پر حملہ آور ہیں۔ قادیانی اسرائیل کے ساتھ مل کر مسلم ممالک کے خلاف صف آرا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹے نبی کے پیروکاروں نے مسلم ممالک میں اثر و رسوخ کے لئے یہ حکمت عملی اپنائی کہ ریکروٹنگ ایجنسیوں کے ذریعہ قادیانی گماشتوں کو برادر اسلامی ممالک خصوصاً سعودی عرب بھیج کر اپنی ارتدادی سرگرمیوں کی تکمیل کی جائے۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تکنیکی ٹیسٹ (TECH-NI-TEST) قادیانی ایجنسی ہے، جو مختلف افراد کو سعودی عرب بھیجے گی۔ عظیم الشان کانفرنس سے مولانا محمد اعجاز، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا علی سید، مولانا مفتی فیض الحق، مولانا قاضی امین الحق، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا طالوت، مولانا عبدالکریم بخاری، مولانا قاری محمد عابد، مولانا قاری حق نواز، مولانا عبداللہ خان کوئی، مولانا کفایت اللہ، مولانا امداد اللہ جمیل، مولانا محمد دارو، مولانا کلیم اللہ، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا سلیم اللہ نے بھی خطاب کیا، حافظ نعیم احمد سابق ایم پی اے، سید محمد شاہ، محمد صابر خان، حاجی یار محمد، حاجی عزیز الرحمٰن خان، مفتی محمد زبیر، مفتی حماد نے انتظامیہ سے معاملات طے کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا عبدالستار، مولانا قاری ساجد، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا عمر زادہ، مولانا عنایت اللہ علوی اور علاقہ بھر کے عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

مدح رسولؐ

راجا رشید محمود

میں کیے جاتا ہوں ہر صبح و مسا مدح رسولؐ
زندگی میری ثنائے مصطفیٰ، مدح رسولؐ

بے زبانی کو دے ہے حوصلہ مدح رسولؐ
نطق کے اعجاز کا ہے ارتقاء، مدح رسولؐ

کبریا کے عشق کی ہے ابتداء مدح رسولؐ
فکر تابندہ کی گویا انتہاء، مدح رسولؐ

مدحت آقا سر میزاں بچائے گی ہمیں
حشر کے دن کے لیے ہے آسرا، مدح رسولؐ

ان کے رتبے کو جو پہچانے وہ کر پائے ثناء
کبریا ہی فی الحقیقت کرسکا، مدح رسولؐ

جا رہے ہیں سوئے طیبہ رہ گزار شوق پہ
کر رہا ہے قافلے کا قافلہ مدح رسولؐ

زندگی کو ان کی راہوں پہ چلانا ہے دلیل
اور کس شے کو کہیں اس کے سوا مدح رسولؐ

انس و الفت ہی نہ ہو تو کیا مدحت کرے
ہے ہیولیٰ رشتۂ اخلاص کا مدح رسولؐ

جنتیں کیا ہیں ثنا گوئے نبی کے واسطے
مصلحت ناآشنائی کی بنا مدح رسولؐ

میرے جسم و روح کو ملی ہے ان سے زندگی
کر رہا ہے میرا احساس وفا مدح رسولؐ

اور بھی لاکھوں پیغمبر اس نے بھیجے تھے مگر
کر رہی ہے میرے مولا کی انا مدح رسولؐ

محو حیرت ہے جہاں، کس طرح میں عصیاں شعار
فضل مولا سے مرتب کرسکا مدح رسولؐ

قدسیان پاک بھولیں گے مری فرد عمل
حشر میں جب میں کروں گا برملا مدح رسولؐ

کائنات زیست کا حاصل ہیں ممدوح خدا
دل کی گہرائی میں ہے ڈوبی صدا مدح رسولؐ

بارگاہ کبریا میں بار پا سکتے ہیں ہم
ایسی منزل کے لیے ہے راستہ مدح رسولؐ

عالم وارفتگی احساس الفت کا سبب
عالم وارفتگی کا معجزہ مدح رسولؐ

میری افتاد طبیعت سے عیاں اتفاق حق
دوستو، نغمہ ہے میری روح کا مدح رسولؐ

آگہی دیں کی، خدائے دیں کی ممکن ہو گئی
ہے حصار آگہی کا دائرہ مدح رسولؐ

ابتداء اس کی ہوئی ہے کبریا کی ذات سے
ہے حصار وقت میں بے انتہا مدح رسولؐ

باوجود کثرت عصیاں ترفع دیکھیے
کر رہا ہوں آج میں شکر خدا، مدح رسولؐ

بن گیا محمود وہ اللہ کا یار عزیز
جس کسی کا ہو گیا ہے مشغلہ مدح رسولؐ

اسلام زندہ باد

11 اپریل 2009 بروز ہفتہ بعد از نماز عصر

ختم نبوت زندہ باد

تاریخی عظیم الشان ختمِ نبوت کانفرنس

مقام: بادشاہی مسجد لاہور

زیرِ صدارت

خواجہ خواجگان حضرت مولانا قطب الاقطاب مخدوم المشائخ

خواجہ خان محمد صاحب

دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

مہمانِ خصوصی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر

عبدالرزاق سکندر صاحب

دامت برکاتہم

نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت لاہور